۱۴ صلح ۱۳۴۴ ہش | ۱۰ رمضان ۱۳۸۴ھ | ۱۴ جنوری ۱۹۶۵ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل مورخہ ۱۰ رجنوری میں شائع شدہ اطلاع یہ ہے :-

"ربوہ - ۱۰ رجنوری بوقت ۹ بجے صبح - کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی مگر شام کے وقت ضعف اور بے چینی کی تکلیف ہو گئی - اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"

احباب کرام اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے متواتر دعاؤں میں لگے رہیں مولا کریم اپنے خاص فضل سے حضور کو جلد کامل صحت بخشے - آمین -

قادیان - ۱۲ رجنوری - حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب تا حال مع اہل و عیال ربوہ میں ہیں - توقع تھی کہ آپ اسی ہفتے واپس تشریف لے آئیں گے - مگر بعض ضروری کاموں سے رک گئے ہیں - اب توقع ہے کہ آپ ہفتہ عشرہ تک واپس پہنچیں گے - اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر رہے آمین

رمضان کا مبارک مہینہ ـــ ضروری مسائل

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم حیدر آباد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کا مبارک مہینہ ہمیں پھر نصیب ہوا ہے - یہ وہ مہینہ ہے جس کی اہمیت اور برکات کا ذکر قرآن کریم اور احادیث میں کیا گیا ہے - چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (البقرہ)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا - گویا کلام الٰہی اور الہام کے نزول سے اس مہینہ کو خاص تعلق ہے -

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اذا جاء رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جھنم وسلسلت الشیاطین

(بخاری کتاب الصیام)

یعنی جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمانی رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے

روزہ کے مسائل

روزہ کی صورت یہ ہے کہ پو پھٹنے سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پئے - اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے -

۲ - رمضان کا روزہ ہر بالغ عاقل اور با صحت مسلمان کے لئے فرض ہے - جو مقیم ہو -

۳ - پو پھٹنے سے پہلے کھانا کھانے کی خاص تاکید کی گئی ہے تاکہ انسان کے جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے - چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

تسحروا فان فی السحور برکۃ

(بخاری کتاب الصیام)

یعنی سحری کا کھانا کھایا کرو - کیونکہ اس میں برکت ہے -

۴ - سحری کے کھانے کے لئے پو پھٹنے کے قریب کا وقت پسندیدہ قرار دیا گیا ہے - چنانچہ حدیث میں لکھا ہے کہ زید بن ثابت فرماتے ہیں :-

تسحرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قام الی الصلوٰۃ قلت کم کان بین الاذان والسحور قال قدر خمسین آیۃ (ایضاً)

یعنی ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا اور پھر حضور نماز فجر کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے - اور حضور کے سحری کھانے میں اور اذان میں اتنا وقفہ تھا جس میں پچاس آیات پڑھی جا سکیں -

۵ - افطاری کے لئے یہ تاکید کی گئی ہے کہ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرنا چاہیئے - چنانچہ حدیث میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (مسلم کتاب الصیام)

کہ جب تک لوگ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرتے رہیں گے اس وقت تک وہ خیر پر قائم رہیں گے - یعنی احکام اسلامی کی حقیقی روح ان میں زندہ رہے گی -

۶ - مسافر ، مریض ، حاملہ ، حائضہ ، مرضعہ اور ایسا بوڑھا جس کے اعضاء مضمحل ہو چکے ہوں - اور بچے کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے -

۷ - مسافر ، مریض اور اسی طرح حاملہ حائضہ اور مرضعہ کو بعد میں سال کے دوران کسی وقت چھوڑے ہوئے روزوں کو پورا کرنا چاہیئے -

۸ - چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے - اس بارے میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد حسب ذیل ہے :-

"یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے - لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کرانی چاہیئے - مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں دی تھی - لیکن بعض بیوقوف چھ سات سال کے بچوں سے روزے رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہوگا - یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ ظلم ہے کیونکہ یہ عمر نشوو نما کی ہوتی ہے - ہاں ایک عمر وہ ہوتی ہے کہ بلوغت کے دن قریب ہوتے ہیں اور روزہ فرض ہونے والا ہی ہوتا ہے - اس وقت ان کو ضرور مشق کرانی چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت اور سنت کو اگر دیکھا جائے تو بارہ تیرہ سال کے قریب کچھ مشق کرانی چاہیئے - اور ہر سال چند روزے رکھوانے چاہیئں - یہاں تک کہ اٹھارہ سال کی عمر ہو جائے - جو میرے نزدیک روزہ کی بلوغت ہے"

(تفسیر کبیر سورہ بقرہ ص۳۸۵)

۹ - جو شخص مریض یا مسافر ہونے کی وجہ سے رمضان کے روزے نہ رکھ سکے لیکن مالی طاقت رکھتا ہو اسے روزانہ ایک مسکین کو کھانا بطور فدیۂ رمضان دینا چاہیئے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی مذہب تھا اور آپ ہمیشہ فدیہ بھی دیتے تھے اور بعد میں روزے بھی رکھتے تھے - اور دوسروں کو بھی تاکید فرمایا کرتے تھے - چنانچہ حضور فرماتے ہیں :-

"ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا کہ یہ اس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے - خدا کی ہی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے - اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے - وہ قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے - اس لئے مناسب ہے کہ ایسا انسان جو دیکھے کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہے دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال رہوں یا نہ رہوں - یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ - اس لئے اس سے توفیق طلب کرے - مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخش دیگا - (الحکم ۲۴ ردسمبر ۱۹۰۲ء)

(باقی ص۱۲ پر)

فدیۂ رمضان

جو دوست اپنی مستقل بیماری یا بڑھاپے یا سفر یا کسی اور شرعی عذر کی بناء پر روزہ رکھنے سے معذور ہوں - انہیں شریعت نے یہ رخصت دی ہے کہ وہ کھانے یا نقدی کی صورت میں مسکینوں اور نادادوں کو فدیۂ رمضان ادا کریں - تاکہ وہ ثواب سے محروم نہ رہیں - چونکہ ایسا انتظام مرکز میں موجود ہے اس لئے ایک روپیہ یومیہ کے حساب سے ذیل کے پتہ پر رقوم ارسال فرمائیں

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے   اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

ہم کو تقویٰ اور ایمان میں اتنی ترقی کرنی چاہیئے کہ ہم دنیا کی نظروں میں ممتاز ہو جائیں

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء ربوہ کے موقعہ پر

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا بصیرت افروز خطاب !

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ

وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ○

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے   "اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سب کو جلسہ سالانہ کی شرکت مبارک ہو۔ برکاتِ مرکز سے حصۂ وافر لے کر اور ایمان و عرفان میں ترقی کے ساتھ خیر سے جائیں اور خیر ہی رہے۔ مہمانوں اور میزبانوں سب کا خدا تعالیٰ اپنے کرمِ خاص سے حافظ و ناصر رہے۔

یہ دعا جو میں نے پڑھی ہے اس کے ساتھ ایک خاص یاد وابستہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد تیسری شب تھی کہ صبح کے قریب میں نے خواب میں دیکھا کہ آپؑ صحن میں ایک تخت پر کھڑے ہیں اور وہ تخت لرز رہا ہے۔ آپ بڑی پُرشوکت آواز میں فرماتے ہیں کہ میری جماعت سے کہہ دو کہ یہ دعا (مندرجہ بالا) بہت کثرت سے پڑھیں۔ میری آنکھ کھلی تو میرے سرہانے ایک لڑکی بیٹھی تھی۔ غالباً نماز کے لئے جگانے کو۔ میں نے اس کو یہ خواب سنایا۔ ایک وقت ایسا آیا چند سال بعد کہ بہت شدید ابتلاء اس کو پیش آیا۔ مگر اس نے قابل نمونہ ثابت قدمی دکھلائی۔ اولاد جو اس کو بہت پیاری تھی چھینی گئی۔ گھر سے بے گھر ہوئی (کیونکہ شوہر عیسائی ہوگیا تھا اور اس کو بھی ادھر کھینچنا چاہتا تھا)۔ لیکن اس نے دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ اس کے الفاظ میرا خواب سنتے ہی یہ تھے کہ "میں آج سے یہ دعا ہرگز نہیں چھوڑوں گی"۔ پھر اٹھ کر حضرت خلیفہ اولؓ کو پہلے میں نے یہ خواب سنایا۔ آپؓ نے فرمایا "میں تو آج سے ہی ضرور خصوصیت سے اس دعا پر زور دوں گا۔ اور درس میں لوگوں سے بھی کہوں گا"۔

میں نے کچھ تعلیم نہیں پائی۔ ساڑھے دس سال کی عمر میں باقاعدہ گھر پر تعلیم کا جو سلسلہ تھا وہ ختم ہوگیا تھا۔ چونکہ میرے استاد مکرم پیر منظور محمد صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ مرحومہ کو ٹی بی ہو گئی تھی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پڑھنے کے لئے ادھر جانے کو روک دیا تھا۔ کیونکہ اسی طرح زیادہ وقت وہاں گزرتا تھا۔ ویسے وہ ہمارے گھر میں ہی تھے کسی کسی وقت چلی بھی جاتی تھی۔ تین چار روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود مجھے فارسی (گلستان) کا سبق پڑھایا۔ پھر کم فرصتی کی وجہ سے فرمایا ناغہ ہوگا۔ مولوی صاحب سے کہو یہ بھی وہی پڑھا دیا کریں۔ قرآن شریف کا ترجمہ تو حضرت خلیفہ اولؓ پہلے ہی پڑھاتے تھے۔ یہ سلسلہ بھی پھر جلد شادی ہو جانے کی وجہ سے ختم ہوا۔ بجز حسبِ توفیق درسِ قرآن میں شامل ہونے کے۔ غرض اپنی علمی حیثیت کو جانتے ہوئے مجھے ہمیشہ حجاب ہی رہا کہ میں کیا لکھ سکتی اور کیا کہہ سکتی ہوں۔ مگر تھوڑا عرصہ ہوا مجھے ایک سیدزادی لڑکی کا جس نے میرے پاس پرورش پائی تھی خواب یاد آیا اور میں نے ارادہ کر لیا کہ اب اس عمرِ آخر میں سہی جو بھی اور جتنا بھی ہو سکے حسبِ توفیق کسی موقعہ پر کہہ ہی دیا کروں شاید یہی مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہو جائے۔ ماہیر کوٹلہ میں ۱۹۳۴ء یا ۱۹۳۵ء کا ذکر ہے اس لڑکی نے صبح اٹھ کر مجھے خواب سنایا۔ کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں بڑی مسجد (مسجد اقصیٰ قادیان) میں دیکھا۔ آپؑ وہاں کھڑے ہیں اور آپ دونوں بہن بھائیوں (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور مجھے) کو کہتے ہیں کہ مسجد میں صفائی کرو۔ اس کو بہت تعجب تھا کہ اور لوگوں کو نہیں کہا۔ آپ دونوں کو صفائی کو فرما رہے تھے۔ مسجد خواب میں جماعت ہوتی ہے۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ اس خواب کا مطلب یہی یا یہ بھی ہے کہ ہر مرد اور عورت جماعت کی (مع اپنے نفوس کے) روحانی و ایمانی ترقی میں کوشاں رہے۔ خوابوں کے مطلب ظاہر کے علاوہ اکثر بہت وسعت رکھتے ہیں۔

اس خواب کے یاد آ جانے پر میں نے جھجک کو دور کر کے برائے نام سہی قلم اٹھانے کی نیت کر لی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اب میں اصل مضمون کی طرف آتی ہوں۔ چند الفاظ ہی آپ کے گوش گزار کرنے ہیں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ ان کو موثر بنا دے۔ میں جب اپنی سب کی آمین کا یہ الہامی مصرعہ پڑھتی یا سنتی ہوں کہ "اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے" تو سناٹا آ جاتا ہے دل لرزا اٹھتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس قابل بنائے کہ یہ جڑ رہ جائے اور ہم اس کے افضال کے جاذب بنے رہیں۔ ایمان اور تقویٰ لازم و ملزوم ہیں۔ کامل ایمان ہوگا تو تقویٰ ضرور حاصل ہوگا۔ گویا تقویٰ ایک تمغہ ہے جو ظاہرا جس کے لگا نظر آئیگا سمجھا جائے گا کہ مومن ہے اور متقی کا ایمان بھی دن بدن ترقی کرے گا۔ ایمان کے درجات کے ساتھ ساتھ تقویٰ کا درجہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ جس درجہ کا ہمارے قلب میں ایمان ہوگا اسی درجہ کا تقویٰ ہمارے اعمال ظاہر میں چمکتا دکھائی دے گا۔ جس کا کامل ایمان ہوگا وہ کامل متقی ہوگا۔ تقویٰ کے عام فہم سیدھے سادے معنی یہی ہیں کہ بچ بچ کر اور خوفِ خدا سے ڈر ڈر کر چلنا۔ اور قلب کی صفائی۔ ہر وہ امر جس کی نسبت شبہ بھی ہو کہ یہ خلافِ رضائے الٰہی ہو سکتا ہے یا مخلوقِ خدا کے لئے دکھ اور شر پھیلانے کا موجب ہو سکتا ہے اس سے دور رہیں۔ ہم آپ سب کے لئے یہ الٰہی نازل شدہ مصرعہ ایک بڑی تنبیہ ہے۔ ہم کو تقویٰ اور ایمان میں اتنی ترقی کرنی چاہیئے کہ دنیا کی نظروں میں ممتاز ہو جائیں۔ اور ہمارا مولا کریم ہم سے راضی ہو جائے۔ ہماری زبان بے لگام نہ چلے۔ ہمارے دل گند سے پاک ہوں۔ ہم رذائل و رذیلہ سے دور ہوں۔ اور اخلاقِ فاضلہ کا نور ہماری پیشانیوں پر واضح طور پر چمکتا نظر آئے۔ ہم میں سے ہر ایک تمام عالم کے لئے ایک نمونہ اور مشعلِ راہ بن جائے۔ ہمیں چاہیئے اور دل و جان سے ہماری کوشش شب و روز یہی ہو کہ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم بڑھاتے چلیں اور بڑھ کر پھر پیچھے نہ ہٹیں۔ ہماری جماعت تقویٰ کا ایک اعلیٰ نمونہ بن جائے۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے در ہمارے لئے نیز ہماری اولادوں اور نسلوں کے لئے زیادہ ہی زیادہ کھلتے چلے جائیں۔

مگر چونکہ انسان کمزور ہے محض کوشش سے وہ کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا جب تک خدا تعالیٰ کی نصرت شاملِ حال نہ ہو۔ اس کے لئے اس راہ پر چلنے کو جو ایک عصا، خدائے کریم نے ہمارے ہاتھوں میں دیا ہے اس کا سہارا لے کر ہی یہ راہِ دشوار گزار آسانی سے طے ہو سکتی ہے وہ عصا ہے "دعا"۔ دعا جو ذاتِ باری کی رحمت پر کامل ایمان رکھتے ہوئے اس کی محبت میں کھوئے جا کر کی جاتی ہے۔ وہ ایسا ہی عصا بن جاتی ہے گویا خدا تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ میں اپنے بندۂ ناچیز کا ہاتھ تھام کر ہر گھاٹی پار کرا دینے کا ارادہ فرما لیا ہے۔ دعا، رحمت ہے سب سے بڑی نعمت ہے۔ خدا اور بندے کے درمیان ایک وسیلہ ہے جو محبت کو بڑھاتا ہے۔ ایمان کو جلا بخشتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا پیارا رب ہمارا مالک ہمارا خالق ہمارے قریب آ گیا ہے۔ اور سایہ اس کی رحمت کا اگر ہمارے سر پر ہے تو پھر دنیا کی کوئی بلا ہمیں ڈرا نہیں سکتی۔

پس دعا سے اس کی نصرت ڈھونڈیں۔ تقویٰ اختیار کریں۔ ہر وقت ڈرتے رہیں کہ خدا نہ کرے کسی منزل پر پھسل نہ جائیں۔ کامل ایمان اور تقویٰ اگر ہمیں حاصل ہو جائے تو ہم سچے مسلمان و احمدی کہلا سکتے ہیں ورنہ ؎

ہم کیا ہیں ہم کچھ بھی نہیں

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے قلوب میں ہر دم ایمان ترقی پکڑتا جائے۔ اور ہم سب کے سینوں پر تقویٰ کا تمغہ چمکتا نظر آئے۔ ہمارے چہرے اخلاص و محبت کے نور سے منور رہیں۔ ہم اپنے مولا کی رضا پر چلنے والے بنیں۔ اس کے لئے ہی ہماری زندگی ہو۔ اور اسی کے لئے ہماری موت ہو۔ ہماری حیات مبارک اور انجام بخیر ہوں۔ آمین

مبارکہ

نئے سال کو اس عزم اور ارادے کیساتھ شروع کرو کہ ہم نے محنت کرنی ہے اور ہماری محنت ہی سے اعلیٰ نتائج پیدا ہوں گے

خوب سمجھ لو کہ محنت اور قربانی کے بغیر خدا تعالیٰ کی مدد نہیں آیا کرتی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۷ جنوری ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہ جمعہ اس

سال کا پہلا جمعہ

ہے۔ پچھلا جمعہ گذشتہ سال کا آخری جمعہ تھا۔ ہمیں اپنے اعمال پر غور کرتے ہوئے سوچنا چاہیئے کہ یہ سال ہمارے کام کو کتنا بڑھا دیتا ہے اور ہماری ذمہ داری کو کتنا ادا کر دیتا ہے۔ ہر سال ہی میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور ہر سال ہی آپ میں سے مخلص لوگ بیٹھے نئے عزم اور ارادے کرتے ہیں۔ لیکن جب سال گذر جاتا ہے تو ڈھاک کے وہی تین پات نظر آتے ہیں۔ ہمارے ملک میں سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ ہم نے محنت کا مفہوم بالکل بدل دیا ہے

ایک نیک بات ہمارے بزرگوں نے ہمارے اندر جاری کی تھی۔ اور

ایک روحانیت کا دروازہ

انہوں نے ہمارے لئے کھولا تھا لیکن ہم نے وہی چیز دین کے خلاف الٹ کے رکھ دی۔ اور اس کو ہم نے اپنے نفس کا بہانہ بنالیا۔ وہ بات یہ تھی کہ اعمال کے نتائج خدا تعالےٰ مرتب کرتا ہے انسان صرف کام کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ تمہارے اعمال کے جو اچھے نتائج نکلیں تم انہیں اپنی طرف نہیں بلکہ خدا کی طرف منسوب کیا کرو۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ کہ جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو خدا تعالےٰ مجھے شفا دیتا ہے۔ یعنی بیماری میری طرف سے آتی ہے اور شفا خدا تعالےٰ کی طرف سے آتی ہے۔ اس میں یہی نکتہ تھا کہ ہر نیک بات خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کیا کرو۔ اور ہر بری بات اپنی طرف منسوب کیا کرو۔ لیکن ہم نے وہی بات اٹھا کر ان کے اور دین کے خلاف کر دی۔ اور جب ہمارے کسی کام کا نتیجہ نہیں نکلتا تو ہم اسے اپنی طرف منسوب نہیں کرتے بلکہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے تو محنت کی تھی لیکن اس کا نتیجہ نکالنا خدا تعالےٰ کے اختیار میں تھا۔ اگر اس نے نہیں نکالا تو اس میں ہمارا کیا اختیار ہے۔ اسی طرح ہم اپنی کمزوری کو خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل

فرمایا کرتے تھے کہ مسلمانوں نے خدا تعالےٰ کے نام کا تو نہایت غلط استعمال کیا ہے کہ انہوں نے دین کی کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی۔ کسی زمانہ میں جب مسلمان کہتے تھے کہ اس گھر میں خدا ہی خدا ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا تھا کہ اس گھر میں خدا تعالیٰ کی برکت پائی جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی برکت اس گھر میں ہے۔ لیکن آجکل لوگ جب یہ کہتے ہیں کہ اس گھر میں اللہ ہی اللہ ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اس گھر میں کوئی چیز نہیں۔ گویا جس چیز کو خدا تعالےٰ کی حکومت اور اس کی طاقت اور قوت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا اسے اب نفی اور صفر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کے نزدیک اب صفر ہے۔ اس کی کوئی طاقت اور قوت نہیں یہی معاملہ ہم نے توکل سے کیا ہے۔ ہم ایک کام کرتے ہیں اور جب اس کے لئے غلط طریق اختیار کرتے ہیں، اس کے لئے کم محنت کرتے ہیں یا اس سے تعلق غفلت کا معاملہ کرتے ہیں اور لازماً اس کا نتیجہ صفر نکلتا ہے تو اس کا

الزام خدا تعالیٰ کو دیتے ہیں

اور کہتے ہیں کہ اس کا موجب خدا ہے۔ ہم نے تو اپنا پورا زور لگا دیا تھا نتیجہ نکالنا خدا تعالےٰ کے اختیار میں تھا ہمارے اختیار میں نہیں تھا۔ ہمارا سپاہی، کلرک، آڈیٹر، نائب وکیل، نائب ناظر، ناظر، وکیل اور پھر ہمارے استاد، پروفیسر اور علماء سارے کے سارے یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنا پورا زور لگا دیا ہے اور مقدور بھر محنت کی ہے لیکن خدا تعالےٰ نے ہمارا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ گویا ان میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہے کہ ہر اچھا کام اس سے سرزد ہوتا ہے اور بیڑا غرق کرنا خدا تعالےٰ کے ذمہ ہے گویا جس ذات کو کسی زمانہ میں بیڑا تیرانے والا کہا جاتا تھا اب ہم اپنی غفلت اور

سستی پر پردہ ڈالنے

کے لئے اسے بیڑا غرق کرنے والا کہتے ہیں۔ اور اگر وہ بیڑا غرق کرنے والا نہیں بلکہ بیڑا تیرانے والا ہے تو بیڑا غرق ہم کرتے ہیں اور اپنی نادانیوں اور غفلتوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اگر تم اس سال یہی نکتہ سمجھ لو کہ محنت اور قربانی کے بغیر دنیا میں کوئی کام نہیں ہوتا اور اگر واقعہ میں تم محنت اور قربانی کرو تو ناممکن ہے اس کا اعلےٰ نتیجہ پیدا نہ ہو۔ تمہارے کسی کام کا اعلیٰ نتیجہ نہیں نکلتا تو تمہارا بیڑا خدا تعالےٰ نے غرق نہیں کیا تم نے خود کیا ہے۔ اگر تم

اس نکتہ کو سمجھ لو

تو تمہاری کایا پلٹ جائے۔ اب ہمارا کارکن یہ کہتا ہے کہ میں نے تو اتنے گھنٹے کام کیا ہے نتیجہ نکالنا تو خدا تعالےٰ کا کام تھا میرا کام نہیں تھا۔ لیکن اگر وہ ۶ گھنٹے کی بجائے ۸ یا ۹ گھنٹے بھی بیٹھتا ہے اور اپنا وقت سستی اور غفلت میں ضائع کر دیتا ہے تو اس کا کیا فائدہ؟ اس طرح اگر وہ پچاس گھنٹے بھی بیٹھے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ..... پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم کوئی ایک چیز اختیار کر لیں۔ جیسا کہ میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کے افراد سے کہا تھا۔ کہ وہ ہر سال کوئی ایک خلق اختیار کرنے کا عہد کر لیا کریں۔ میں کہتا ہوں کہ تم اس سال یہ خلق اختیار کرو کہ تم محنت کا طریق اختیار کرو۔ اور اس کے ساتھ یہ یقین پیدا کرو کہ اگر تم محنت کرو گے تو لازماً اس کا اچھا نتیجہ نکلے گا۔ اور اگر نتیجہ اچھا نہیں نکلتا تو تم کذاب ہو۔ تم نے محنت کی ہی نہیں۔ ورنہ کیا وجہ تھی کہ تمہاری محنت کا اچھا نتیجہ نہ نکلتا اگر تم اس نکتہ کو سمجھ لو تو

تمہاری کایا پلٹ جائیگی

اور ہر سال تمہارے کاموں کا عظیم الشان نتیجہ نکلے گا۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ کوئی محنت کرے اور پھر اس کے کام کا اچھا نتیجہ نہ نکلے۔ ہمیں نظر آتا ہے کہ جس کسی نے بھی محنت کی ہے اس کی کایا پلٹ گئی ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم محنت کریں اور ہماری کایا نہ پلٹے

بڑی مصیبت یہ ہے

کہ جو ہمارے ذمہ دار کارکن ہیں انہوں نے اخلاقی نقطۂ نگاہ کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ یہی حال بیرونی انجمنوں کا ہے۔ ان میں بھی ہر سال نئے ارادے اور نئے عزم ہوتے ہیں نئے وعدے ہوتے ہیں لیکن ان کے نتائج بہت کم نکلتے ہیں۔ اب تک ہماری ساری کمائی ہمارے بیرونی مشن چند تعلیمی ادارے اور چندے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کالج اور سکول دوسرے لوگوں کے پاس بھی ہیں۔ لیکن ہمارے پاس مبلغ ہیں تبلیغی مشن ہیں جو ان کے پاس نہیں۔ ہمارے لوگ چندہ بھی بڑی محنت سے دیتے ہیں۔ اگرچہ جتنا چندہ اکٹھا کیا جا سکتا ہے ہمارا موجودہ چندہ اس کا قریباً نصف ہے۔ لیکن دوسرے لوگ اتنا چندہ بھی نہیں دیتے۔ ویسے کام تو ہمارے ذمہ ہزاروں ہیں۔ ہم نے

صداقت کو دنیا میں قائم کرنا ہے

نہ صرف ہم نے اپنے آپ کو سچ کا عادی بنانا ہے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی سچ کی عادت ڈالنی ہے ہم نے خود اپنے آپ کو بھی محنتی بنانا ہے، اور دوسروں میں بھی محنت کی عادت پیدا کرنی ہے ہم نے خود بھی عالم بننا ہے اور دوسروں کو بھی عالم بنانا ہے۔ خود بھی منصف بننا ہے اور دوسروں کے اندر بھی عدل و انصاف کی عادت پیدا کرنی ہے۔ اب دیکھو تو کتنے اخلاق ہیں جو ہم نے اپنے اندر اور دوسرے لوگوں کے اندر پیدا کرنے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی ایک ایک صفت

کے مقابلہ میں بعض دفعہ دس دس بیس بیس، پچاس پچاس اخلاق آجاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ۹۹ صفات گنی جاتی ہیں۔ اگر ایک ایک صفت کے مقابلہ میں دس دس بیس بیس اخلاق ہوں تو ہزاروں اخلاق بن جاتے ہیں اور ہم نے ان میں سے ہر خلق کو نہ صرف اپنی ذات میں بلکہ دوسروں میں بھی پیدا کرنا ہے لیکن اب تک ہم اپنے مقصد میں کامیاب کیوں نہیں ہوئے اس کی یہی وجہ ہے کہ ہم آپنے اقرار پر قائم نہیں رہتے

اور بعض دفعہ ہم بہت کام تو کرتے ہیں اگر وہ نامکمل رہ جاتا ہے یا اس کے بد نتائج نکلتے ہیں تو ہم یہ محسوس نہیں کرتے کہ وہ بد نتائج ہماری وجہ سے نکلے ہیں۔ بلکہ ہم انہیں خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ نے تو جماعت احمدیہ کو اس لئے قائم کیا تھا کہ جو کام آسمان پر جاری ہو ہم اسے زمین پر جاری کریں۔ لیکن عملی طور پر

ہم یہ سمجھتے ہیں

کہ ہم جو کام کرتے ہیں خدا تعالیٰ اسے منسوخ کر دیتا ہے۔ ہم بد نتائج کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور اپنے آپ کو ان سے بری قرار دے لیتے ہیں گویا ہمارے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی صفت ربوبیت بھی ختم ہو گئی ہے اس کی صفت مالکیت بھی ختم ہو گئی ہے اس کی صفت رحیمیت بھی ختم ہو گئی ہے۔ اس کی صفت ستاریت بھی ختم ہو گئی ہے اس کی صفت غفاریت بھی ختم ہو گئی ہے اس کی مہیمنیت بھی ختم ہو گئی ہے اس کی صفت جباریت بھی ختم ہو گئی ہے۔ مذہب بھی ختم ہو گیا ہے

خدا تعالیٰ کی صفت قہاریت

باقی رہ گئی ہے۔ باقی سب کام اس نے چھوڑ دیئے ہیں۔ اب وہ صرف قہار ہی قہار ہے۔ اور قہار کے بھی دو معنے ہیں سچ کے مقابل پر جھوٹ کو دبا کر سچ کو ابھارنے والا۔ اور ذلیل کرنے والا۔ لیکن ہمارے زمانہ میں وہ صرف ذلیل کرنے والا ہی ہے غالب کرنے والا نہیں اگر تم یہ سمجھ لو کہ تمہاری محنت اور قربانی سے ہی اعلیٰ نتائج نکلیں گے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ تمہاری یہ ساری حالت بدل جائے گی۔ پس

تم خوب سمجھ لو

کہ محنت اور قربانی کے بغیر خدا تعالیٰ کی مدد نہیں آئے گی۔ اور تم خوب سمجھ لو کہ اگر تم سچی محنت کرو گے تو اس کا اعلیٰ نتیجہ نکلے گا۔ اور اگر تمہارے کام کا اعلیٰ نتیجہ نہیں نکلتا تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تم جھوٹ بولتے ہو یا پھر تم احمق ہو۔ قرآن کریم نے اس کی مثال یہ دی ہے کہ کوئی عورت سارا دن محنت سے سوت کاتا کرتی تھی لیکن بعد میں وہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی۔

دراصل یہ ایک واقعہ تھا جو عرب میں مشہور تھا۔ قرآن کریم نے اس کا ذکر کیا ہے عرب میں

یہ واقعہ مشہور تھا

کہ کوئی پاگل عورت تھی وہ سوت کاتا کرتی تھی تا اس سے نادار لوگوں کی مدد کر سکے۔ اس کے سوت کاتنے کے دوران میں اگر کوئی امداد طلب کرنے والا آجاتا تو وہ اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیتی۔ اور کہتی کہ ابھی پورا سوت تیار نہیں ہوا۔ جب وہ سوت کات لیتی تو گاؤں کے قابل امداد لوگوں کے متعلق معلومات حاصل کرتی اور پھر اس سوت کو کاٹ کر ان سب میں تقسیم کر دیتی۔ لیکن اس کی محنت سے کوئی شخص فائدہ نہ اٹھا سکتا۔ کیونکہ اگر وہ سوت آٹھ آدمیوں کے کام آسکتا تھا اور قابل امداد آدمی سو ہوتے تو وہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے سو آدمیوں میں تقسیم کر دیتی اور اس طرح وہ کسی کے بھی کام نہ آسکتا۔ تو فرمایا تم اس عورت کی طرح نہ بنو

اس کے معنے یہ ہیں

کہ تم بیوقوف نہ بنو۔ تم محنت کرو اور عقل سے محنت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے خیال میں کسی کو کوئی چیز دے رہے ہو لیکن اسے اس کا کوئی فائدہ نہ پہنچتا ہو۔ تمہاری ہر تکلیف ایسی ہو جو دوسروں کو آرام دینے والی ہو اگر تم کوئی ایسی تکلیف اٹھاتے ہو کہ اس سے دوسروں کو فائدہ نہیں پہنچتا تو تمہاری وہ تکلیف خدا تعالیٰ کو پسند نہیں خدا تعالیٰ کو تمہاری وہی تکلیف پسند ہے جس سے

دوسروں کو آرام

ملتا ہے۔ اگر تم کوشش کرتے ہو اور اس کے نتیجہ میں کسی کو ہدایت مل جاتی ہے تو تمہارا یہ فعل خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ لیکن اگر تم کوشش کرتے ہو اور اس کے نتیجہ میں کسی کو ہدایت نہیں ملتی اور تم یہ کہہ دیتے ہو کہ ان لوگوں کے دل سخت ہو گئے ہیں تو تمہارا کام

خدا تعالیٰ کو پسند نہیں

تم یہ کہتے ہو کہ میرے بھائی بھتیجے یا دوسرے رشتہ دار میری بات نہیں سنتے۔ یا میری باتوں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ لیکن تم بھی تو کسی کے بھائی تھے۔ تم بھی تو کسی کے بھتیجے تھے۔ تم بھی تو کسی کے خاوند تھے۔ تم بھی تو کسی کے داماد تھے۔ تمہارا خدا تعالیٰ سے کیا رشتہ تھا کہ اس نے تمہیں ہدایت دے دی۔

حقیقت یہ ہے

کہ جماعت کے دوست اپنے رشتہ داروں اور قریبی دوستوں کو صحیح طور پر نہیں سمجھاتے ورنہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ ان پر کوئی اثر نہ ہوتا۔ کل ہی میرے پاس ایک عورت آئی۔ وہ قادیان کے قریب رہنے والی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ

چالیس سال سے

میرا خاوند احمدی نہیں ہوا میں اکیلی احمدی ہوں وہ خود نیک عورت تھی اور موصیہ تھی اور میرے پاس یہ شکایت لے کر آئی تھی کہ اب میں ۷۰-۷۲ سال کی ہو گئی ہوں اگر میں مر گئی تو میرا جنازہ کون لائے گا۔ میں نے اسے کہا کیا تمہارا خاوند زندہ ہے۔ اس نے کہا ہاں وہ زندہ ہے لیکن احمدی نہیں۔ میں نے کہا کیا تمہارا اور کوئی رشتہ دار احمدی نہیں۔ اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا کیا تمہارے ماں باپ کی طرف سے بھی کوئی رشتہ دار احمدی نہیں اس نے کہا میرے بھائی احمدی ہیں۔ میں نے کہا پھر تم میرے پاس کیوں آئی ہو۔ مجھے تو تمہاری موت کا پتہ نہیں لگ سکتا تم اپنے ان بھائیوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ مرنے کے بعد میری نعش یہاں لے آنا۔ اب دیکھو اتنا لمبا عرصہ ساتھ رہنے کے باوجود اس عورت کا خاوند احمدی نہیں ہوا۔ ویسے یہ اس عورت کے

ایمان کا کمال تھا

کہ وہ اتنے لمبے عرصہ سے احمدیت پر قائم رہی آخر اس کا خاوند اس کی مخالفت کرتا ہو گا۔ لیکن اس عورت میں فعال کی صفت نہیں تھی اور خدا تعالیٰ فعال لما یرید ہے۔ تو یہ صفت اس کے بندوں میں بھی ہونی چاہیئے لیکن وہ عورت فعال نہیں تھی۔ اس کی شادی پر چالیس سال گذر چکے تھے لیکن نہ وہ اپنے خاوند کو احمدی کر سکی اور نہ اس کا خاوند اسے اپنی طرف لے جا سکا تھا۔ وہ دونوں ایک ہی ٹائپ کے تھے۔ لیکن بہر حال ہمیں اپنے آدمی کے متعلق افسوس ہے کہ وہ دوسرے پر کوئی اثر نہ ڈال سکا۔ پس

تم یہ ارادہ کر لو

کہ تم اس سال میں ہر جگہ شور مچاؤ گے کہ عمل کرو عمل کرو۔ عمل کرو۔ اور یہ خیال دل سے نکال دو گے کہ تمہارے کاموں کا خراب نتیجہ خدا کی طرف سے نکلتا ہے۔ اگر تم سچی محنت کرو گے تو لازمی طور پر اس کا اعلیٰ نتیجہ نکلے گا۔ اگر تمہارے کسی کام کا برا نتیجہ نکلتا ہے تو اس کا موجب تم خود ہو۔ خدا تعالیٰ بتاتا ہے تم خائف کرتے ہو اذا مرضت فهو يشفين۔ بیماری تم خود لاتے ہو شفا خدا تعالیٰ دیتا ہے۔ پس جب بھی کوئی کام ٹوٹے گا تمہاری طرف سے ٹوٹے گا۔ اور جب بھی کوئی کام بنے گا تو وہ خدا تعالیٰ بنائے گا۔ اگر تم یہ نکتہ سمجھ لو تو تمہاری حالت بدل جائے گی۔

احادیث میں آتا ہے

کہ ایک شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھ میں تین بری عادتیں ہیں۔ جن کو ترک کرنے کی میں اپنے اندر طاقت نہیں پاتا۔ آپ کوئی ایسا طریق بتائیں جس کے اختیار کرنے سے میں ان بری عادات سے چھٹکارا حاصل کر سکوں۔ ان تین بری عادات میں سے ایک جھوٹ بھی تھا آپ نے فرمایا تم میری ایک بات مان لو دوسرا میں ذمہ لیتا ہوں۔ تم ایک عیب چھوڑ دو۔ یعنی

جھوٹ بولنا

اس نے کہا بہت اچھا۔ اور چلا گیا۔ کچھ مدت کے بعد وہ شخص دوبارہ آیا۔ آپ نے دریافت فرمایا اب تمہارا کیا حال ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ جھوٹ کے چھوڑنے سے سارے عیوب چھوٹ گئے ہیں جب جب بھی کوئی غلطی کرنے لگتا تو خیال آتا تھا کہ میں لوگوں کو کیا جواب دونگا۔ اگر سچ بولوں گا تو لوگ برا بھلا کہیں گے۔ اور اگر جھوٹ بولا تو اپنا عہد توڑ دونگا۔ اس طرح محض جھوٹ نہ بولنے کی برکت سے سب عیوب سے نجات پا گیا ہوں اسی طرح اگر تم اس سال محض یہ عہد کر لو کہ ہم نے محنت کرنی ہے اور ہماری محنت سے ہی اعلیٰ نتائج پیدا ہوں گے۔ اور اگر ہمارے کسی کام کے اعلیٰ نتائج پیدا نہ ہوئے تو ہمیں اقرار کرنا ہوگا کہ ہم نے محنت نہیں کی یا کوئی حماقت کی ہے جس کی وجہ سے ہماری محنت کا صحیح نتیجہ نہیں نکلا۔ تو تمہاری کایا پلٹ سکتی ہے۔ پس تم یہ سال اس

نئے عزم اور ارادہ سے شروع کرو

اس کے نتیجہ میں تم اگلا سال اس سے بھی نیک اور اعلیٰ ارادہ سے شروع کرو گے اور تم اپنے ایمانوں میں ایسی پختگی دیکھو گے جس کو کوئی شخص توڑ نہیں سکے گا۔

وقفِ جدید کے سالِ ہشتم کا آغاز

احباب کرام اپنے وعدے جلد ارسال فرمائیں

جیسا کہ احباب کو بدر کی گذشتہ اشاعت سے علم ہو چکا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے سال ہشتم کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے۔ اور حضور نے ازراہ کرم سال ہشتم کے لئے اپنا گرانقدر وعدہ مبلغ ایک ہزار تین سو روپیہ کا پیش فرمایا ہے۔

احباب کو اس بات کا بھی علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے ماتحت تبلیغ کا کام بہت خوش اسلوبی سے ہو رہا ہے۔ اور اسے آئندہ سالوں میں مزید وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔

امید ہے کہ احباب جلد از جلد اپنے وعدے ارسال فرما دیں گے۔

مرزا وسیم احمد
انچارج وقف جدید۔ قادیان

دُنیا کی مُختلف چھتیس زبانوں میں تقاریر

رپورٹ مرسلہ عزیز انصار احمد تنویر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر مکرم محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۶۴ء بعد نماز فجر مسجد مبارک میں ایک نہایت دلچسپ اور ایمان افروز پروگرام پر مشتمل اجلاس منعقد ہوا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے قریباً ستر سال قبل بارشاد الٰہی یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ :-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

یہ پیشگوئی ایسے نامساعد حالات میں کی گئی تھی جبکہ آپ گوشۂ گمنامی میں تھے۔ یکہ و تنہا تھے۔ آپ کے ساتھ کوئی جماعت نہیں تھی جو آپ کی ممد و معاون ہوتی۔ یا جس کے ذریعہ آپ اس پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہونچا سکتے۔ اور نہ ہی آپ اتنے متمول تھے کہ دوسروں کی توجہ کا مرکز بن جاتے۔ آپ نے اس زمانہ کے حالات کو اس شعر میں بیان فرمایا ہے :-

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بےہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

ایسے نامساعد حالات میں جہاں ایک طرف اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" وہاں یہ بھی فرمایا کہ یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق کہ دور دراز علاقوں سے لوگ تحفے تحائف لے کر تیرے پاس آئیں گے اور آج تجھ پر جو غربت اور تنہائی کا زمانہ ہے جاتا رہے گا۔ تیری غربت و کم مائیگی دور ہو جائے گی۔ حتیٰ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ تنہائی کا دور ختم ہو جائے گا۔ لوگ دور دراز علاقوں سے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے تیرے پاس آئیں گے۔ اور فرمایا :-

"میں تجھے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی جماعت دوں گا"

اس مسیح پاک کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں پوری ہوتی ہوئی آج ہم بچشم خود دیکھ رہے ہیں۔ اس اجلاس کی غرض و غایت بھی یہی تھی کہ مسیح محمدی نے قادیان کی گمنام بستی سے جو اعلان فرمایا تھا آج اسے بڑی شان و شوکت سے پورا ہوتے دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔ اور اپنے اس بزرگ و برتر نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم پر بے حد درود و سلام بھیجیں جس پر خدائے عزّ و جل اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے پاس وہ دین لے کر آیا جو قیامت تک اپنے پھل دے کر اپنی زندگی کا ثبوت دیتا رہے گا۔ اور وہ نبی اُمّی پر درود بھیجیں کہ اسی کے طفیل مسیح محمدی کو مسیح ناصری سے بڑھ کر رتبہ اور مقام ملا۔

اس ایمان افروز اجلاس کی صدارت کے فرائض مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب مبلغ مغربی افریقہ نے سرانجام دئے۔ مقررین حضرات میں سے اکثر وہ احباب تھے جو جماعتِ احمدیہ کی طرف سے آج دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اور کچھ وہ احباب بھی تھے جو افریقہ جیسے دور افتادہ براعظم سے سفر کر کے محض قادیان کی زیارت کیلئے تشریف لائے تھے۔ اور مسیح محمدی کے الہام "یاتون من کل فج عمیق" کے زندہ گواہ تھے۔

اس پروگرام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "تذکرۃ الشہادتین" سے ذیل کا اقتباس منتخب کیا گیا تھا جو بجائے خود ایک پیشگوئی پر مشتمل ہے۔ جس پر مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مقررین حضرات نے تقاریر کیں۔ یعنی اپنی اپنی زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔

وہ اقتباس یہ ہے :-

"اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجّت و برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب۔ اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کی فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے۔"

قارئین بدر غالباً اس روحانی کیف و کم کا اندازہ نہ لگا سکیں گے جو اس وقت اس مجلس پر طاری تھا جب دنیا کی مختلف زبانوں میں اس روح پرور اقتباس کا ترجمہ سنایا جا رہا تھا۔ بلکہ یوں سمجھئے کہ دنیا کے مختلف ممالک تسلیم و اعتراف کر رہے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا پیشگوئی پوری ہوئی۔ کہ

"وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا" الحمد للہ۔

پروگرام کے مطابق تلاوت قرآن کریم عزیز عبد الکریم ملکانہ نے کی اور پھر مندرجہ ذیل تقریریں ہوئیں:-

نمبر شمار	اسمائے مقررین	نام زبان جس میں ترجمہ کیا
۱	مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری سابق مبلغ بلادِ عربیہ	اردو
۲	،، ،، عبد المالک خاں صاحب	عربی
۳	،، قریشی عبد الماجد صاحب بی اے بی ایڈ	پرشین
۴	،، محمد کریم اللہ صاحب نوجوان۔ ایڈیٹر "آزاد نوجوان" مدراس	انگریزی
۵	،، احمد شمشیر صاحب آف ماریشس	فرنچ
۶	،، ،، ،، ،، ،،	فرنچ کریولی
۷	،، محمد صدیق صاحب ثاقب ناظر ڈی سی آفس پونچھ	بھدرواہی
۸	،، کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا	ڈینیش
۹	،، صدیق امیر علی صاحب آف مالا بار	مالایالم
۱۰	،، مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی	سنسکرت
۱۱	،، گیانی بشیر احمد ناصر بی اے۔ قادیان	گورمکھی
۱۲	،، بابو غلام رسول صاحب نائب امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر	کشمیری
۱۳	،، مولوی مسعود احمد صاحب جہلمی مبلغ جرمنی	جرمن
۱۴	،، رفیق احمد صاحب گلچیں متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان	سندھی
۱۵	،، مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ کالیکٹ کیرالہ	تامل
۱۶	،، عبد الحلیم صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان	اڑیہ
۱۷	،، سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا	سویڈش
۱۸	،، ،، ،، ،، ،، ،، ،،	نارویجن
۱۹	،، انصار احمد صاحب تنویر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان	ہندی
۲۰	،، نوابزادہ محمد امین خاں صاحب	پشتو
۲۱	،، محمد علی صاحب آف بنگال	بنگالی
۲۲	،، سید شاہ محمد صاحب مبلغ انڈونیشیا	انڈونیشین
۲۳	،، الحاج مولوی عزیز الرحمٰن صاحب آف منگلا	جانگلی
۲۴	،، چودھری عنایت اللہ صاحب خلیل مبلغ یوگنڈا	یوگنڈا
۲۵	،، محمد معین الدین صاحب آف محبوب نگر	تلگو
۲۶	،، عبد الباسط صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان	گوجری
۲۷	،، الحاج الحسن عطا صاحب آف مغربی افریقہ	ہاؤسا
۲۸	،، ،، ،، ،، ،، ،، ،،	چوئی
۲۹	،، محمد آرتھر آف غانا۔ افریقہ	فینٹی
۳۰	،، پروفیسر احمد یوشیدہ صاحب آف جاپان	جاپانی
۳۱	،، ،، ،، ،، ،، ،، ،،	رشین
۳۲	،، رشیدی صاحب آف افریقہ	سواحیلی
۳۳	،، محمد جعفر صاحب یادگیری	کنڑی
۳۴	،، سید شاہ محمد صاحب مبلغ انڈونیشیا	جاوی
۳۵	،، عبد الماجد صاحب بی اے بی ایڈ	چینی
۳۶	،، عبد الرحیم صاحب	ترکی

ان جملہ تقاریر کے بعد خاکسار نے تمام حاضرین اور مقررین اور صدر صاحب اجلاس کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر گروپ فوٹو کا انتظام بھی کیا گیا تھا جو اجلاس ختم ہونے پر مقبرہ بہشتی میں لیا گیا۔

موصی حضرات توجہ فرمائیں

موجودہ مالی سال کے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں جن موصی حضرات کی طرف سے کوئی رقم حصہ آمد میں وصول نہیں ہوئی۔ یا بجٹ متوقع سے کم وصولی ہوئی ہے یا سستی پیدا ہوئی ہے ان کی خدمت میں یاد دہانیاں بھجوائی جا رہی ہیں۔ ایسے تمام موصی حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی آمدنی اور اس کے مقابل پر حصہ آمد کی ادائی کا جائزہ لیں اور حصہ آمد کی باقی رقم جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ تا کہ سال کے آخر میں وہ بقایا داران میں شامل نہ ہوں۔

تجربہ سے یہ امر ثابت شدہ ہے کہ ایک مرتبہ بقایا ہو جانے سے وہ آسانی کے ساتھ ختم نہیں ہوتا اور ایک طرف موصی کی وصیت خطرہ میں پڑ جاتی ہے اور دوسری طرف دفتر ہذا کو یاد دہانیوں کا ایک لمبا سلسلہ جاری کرنا پڑتا ہے۔ امید ہے کہ موصی حضرات اپنے فرض کو پہچانیں گے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

علاقہ کیرالہ میں کامیاب تبلیغی مہم ۔ گیارہ افراد کا قبولِ احمدیت

> "یہ ایک دینی معاملہ ہے ہو سکتا ہے کہ ہماری موت آجائے اور ہم ماموریِ زمانہ کی بیعت سے رہ جائیں ۔ اس لئے ہماری بیعت جلد لے لی جائے"

خاکسار ۱۵؍ نومبر کو مکرم مولوی کے پی بن صاحب کے ہمراہ منتور سے صبح سوا پانچ بجے روانہ ہو کر رات کو موضع چیلہ کرا وارد ہوا۔ جماعت احمدیہ پیریر کی مجلس خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں شرکت کی اور صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔ اور اگلی صبح کو روانہ ہو کر آئی راپرم پہنچا۔ ہمارا یہ سفر محض تبلیغی نوعیت کا تھا۔ تین روز تک مذکورہ گاؤں کے اردگرد کے دیہات میں تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد آئی راپرم کے بارسوخ آدمیوں کی درخواست پر تقاریر کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا۔ قبل از وقت اشتہارات تقسیم کئے گئے اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔ اشتہارات میں تقریری سلسلہ کا عنوان "حقیقی اسلام کیا ہے" مقرر کیا گیا۔ تقاریر سننے کے لئے لوگ جوق در جوق آتے رہے۔ اور بلا ناغہ تین روز تک تقریریں ہوتی رہیں چوتھے روز مقامی قاضی جو سید خاندان کے اور مشہور عالم ہیں۔ کی طرف سے ایک رقعہ خاکسار کو پہنچا جبکہ خاکسار تقریر کر رہا تھا۔ لکھا تھا کہ

"معلوم ہوا ہے کہ تم قادیانی ہو اس لئے بیان کرو کہ قادیانیت کیا ہے اور اس کا معتقد کیا ہے اور اس کو یہاں کیوں لائے ہو؟ تمہاری تقریر کے بعد میں بھی کچھ کہونگا"

حالانکہ ہم لوگ پہلے ہی بتاتے رہتے تھے کہ ہم احمدی ہیں۔ اور گذشتہ تین روز تبلیغی پروگرام پر ہی عمل ہو تا رہا تھا۔ میں نے قاضی صاحب کو جواب دیا کہ میں کل سے آئندہ تین روز تک احمدیت کے متعلق واضح رنگ میں آپ کو بتاؤں گا۔ آج میں جو تقریر کر رہا ہوں وہی کرنے دیں۔ میرے اس جواب پر قاضی صاحب نے آگ بگولہ ہو کر کہا ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ جو میں نے کہا ہے وہی کرنا ہوگا۔ میں نے نرمی سے کہا آپ خدا کے فضل سے مقامی قاضی ہیں۔ سید اور عالم بھی ہیں۔ میں آپ کا احترام کرتا ہوں۔ اس لئے میں اب احمدیت کے متعلق ہی تقریر کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے ڈیڑھ گھنٹہ تک احمدیت کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اغراض بیان کئے۔

اس کے بعد قاضی صاحب نے آ کر کہا کہ اے لوگو! سنو۔ اس مولوی کا اعتقاد ہے کہ مسیح ناصری فوت ہو گئے" اور آنحضرت صلعم کے بعد نبی آسکتا ہے اور مرزا غلام احمد امام مہدی اور مسیح موعود ہے۔ یہ عقیدہ اسلام کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ لا نبی بعدی اور آیت خاتم النبیین پیش کر کے کہا کہ میں حکم دیتا ہوں کہ یہ دونوں قادیانی مولوی رات ہی رات یہاں سے نکل جائیں۔ اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ کوئی ان کی بات نہ سنو۔ یہ کہہ کر وہ لوگوں کو بلاتے ہوئے چلے گئے۔ مگر سامعین میں سے ایک بھی ان کے ساتھ نہ گیا۔ اور سبھی سامعین بدستور بیٹھے رہے۔ بلکہ ایک سنجیدہ آدمی نے اُٹھ کر کہا کہ آپ قاضی صاحب کے اعتراضات کا جواب سنائیں۔ ہم صبح ہونے تک سنتے رہیں گے۔ چنانچہ میں نے جواب دینا شروع کر دیا۔ اس پر قاضی صاحب نے پھر واپس آ کر کہا کہ آج جواب نہ دو کیونکہ میں اکیلا ہوں کل میں بڑے بڑے مولویوں کو ساتھ لاؤں گا ان کے سامنے جواب دینا۔ اس پر حاضرینِ مجلس نے کہا یہ معقول عذر ہے بہتر ہے کہ آپ کل جواب دیں۔ لہٰذا اس روز کا تقریری پروگرام ختم کر دیا گیا۔

اگلے روز رات کو قاضی صاحب اپنے ساتھ پانچ مولویوں کو لے کر آئے۔ میرا تقریر شروع کرنے کا وقت تھا۔ میں نے ان مولوی صاحبان سے پوچھا آپ لوگ کس غرض سے تشریف لائے ہیں۔ باری باری تقریریں کرنا چاہتے ہیں یا مناظرہ کا ارادہ رکھتے ہیں؟ ان میں سے ایک نے کہا ہم مناظرہ کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ آپ کی تقریر سننا چاہتے ہیں ہاں البتہ آپ کی تقریر کے بعد آدھ گھنٹہ کا وقت ہمیں بھی مل جائے تو ہم اپنے خیالات کا اظہار کر دیں گے۔

چنانچہ پہلی تقریر میرے ساتھی مولوی کے پی ابن صاحب نے کی جس میں انہوں نے قرآن و حدیث کے حوالوں سے حضرت مسیحؑ کی وفات کا ثبوت دیا۔ اور حضرت عیسیٰؑ کی حیات بجسدہ العنصری ثابت کرنے والے کو انعام دینے کا اعلان کیا۔ انہوں نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔

اس کے بعد خاکسار نے اجرائے نبوت پر تقریر کی۔ جس میں قرآن و حدیث کے حوالوں سے امتِ محمدیہ میں اجرائے نبوت کو ثابت کیا اور قاضی صاحب کے پیش کردہ اعتراضات کا جواب بھی دیا۔

اس کے بعد ان پانچوں مولوی صاحبان میں سے ایک نے مختصر سی تقریر کی۔ اور کہا کہ حیات و وفاتِ مسیح میرے نزدیک کوئی اہم مسئلہ نہیں۔ کیونکہ وہ فوت ہو چکے ہوں گے۔ بہرحال مرزا صاحب جھوٹے نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ چودھویں صدی کے مجدد ہوں گے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا ہونا قرآن و حدیث کے خلاف نہیں لیکن میں یہ یقین نہیں رکھتا کہ مرزا صاحب نبی ہیں۔ خواہ وہ نبی ہوں یا مجدد یہ بات یقینی ہے کہ جماعت احمدیہ اصلاحی جماعت ہے۔ اور دینی خدمات میں آج کوئی بھی اسلامی فرقہ ان کے مقابل پر نہیں آسکتا۔ عیسائیوں اور دوسرے غیر مسلموں کو مسلمان بنانا آسان نہیں مگر آج امریکہ افریقہ اور یورپ وغیرہ عیسائی ممالک میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہزاروں عیسائی اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب خدا کے مامور ہیں۔ اللہ کے نبی ہونے کے بارہ میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اس تقریر کے ساتھ ہی اس روز کا پروگرام ختم ہو گیا۔

قاضی صاحب کے لائے ہوئے مولوی صاحب نے جو تقریر کی تھی وہ ساری کی ساری احمدیت کے حق میں تھی اس لئے قاضی صاحب کو سخت ہزیمت ہوئی۔ اور وہ دوسرے مولویوں کی تلاش میں اگلی صبح کو نکل گئے۔ چنانچہ رات کو جب ہمارا پروگرام شروع ہونے والا تھا تو قاضی صاحب بھی پہونچ گئے۔ ان کے ساتھ چار مولوی تھے جو مودودی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ قاضی صاحب نے کہا کہ کیا آج میرے مولویوں کو تقریر کا موقعہ دو گے؟ ہماری طرف سے نفی میں جواب دیا گیا۔ اس پر قاضی صاحب نے دھمکی دی کہ ہمیں تقریر کا موقعہ دے دو ورنہ جنگ و قتال کا امکان ہے۔ حاضرینِ مجلس نے مشورہ دیا کہ انہیں تقریر کا موقعہ دے دینا بہتر ہے چنانچہ انہیں آدھ گھنٹے کا وقت دے دیا گیا۔ سب سے پہلے میں نے تین گھنٹے تک تقریر کی۔ جس میں احمدیت کی صداقت کے دلائل پیش کئے۔ اس کے بعد قاضی صاحب کے ساتھ آئے ہوئے مودودی مولوی صاحب نے تقریر کی جس میں انہوں نے الیوم اکملت لکم دینکم اور ما کان محمد ابا احد الخ وغیرہ آیات پڑھ کر کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا نہ اس کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد مولوی صاحب نے خالص مودودیت کے رنگ میں اشتعال انگیزی بھی کی۔

چونکہ یہ ساری باتیں ایسی تھیں جن کا جواب گذشتہ پروگراموں میں دیا جا چکا تھا تاہم احتیاطاً میں نے سامعین سے دریافت کیا کہ مولوی صاحب کی تقریر کا جواب آج دوں یا کل؟ سامعین نے کہا اس کے جواب کی ضرورت نہیں۔

قاضی صاحب کی پارٹی جس میں اب تک سینکڑوں لوگ جمع ہو چکے تھے۔ نے ہمیں قتل کرنے کا منصوبہ بنایا لیکن ہمیں اس کی اطلاع مل گئی اور ہم نے احتیاطی تدابیر اختیار کر لیں۔ اور ایک سنجیدہ مزاج دوست ایم اے علی صاحب کے مکان پر چلے گئے۔ اور سعید روحوں کے لئے دعا کرتے رہے۔ چنانچہ بعض لوگ آئے اور بیعت کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ہم نے انہیں مزید تحقیق اور دعا کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن انہوں نے اصرار کر کے کہا کہ آپ ہمیں التوا کا مشورہ نہ دیں۔ یہ ایک دینی معاملہ ہے جس پر جلد از جلد عمل ہونا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری موت آ جائے اور مامورِ زمانہ کی بیعت سے ہم رہ جائیں! چنانچہ شرائطِ بیعت سنا کر اسی وقت گیارہ آدمیوں کی بیعت لے لی گئی۔ بعد میں ان کا خط آیا ہے کہ ہماری شدید مخالفت ہو رہی ہے۔ احباب ان کی استقامت کیلئے دعا فرمائیں۔ اس علاقہ میں اور بھی ......

اقتباس

آپ کی تلاش ہے

۱۔ کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں؟ اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں

۲۔ کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے۔ آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ میں بر ملا نفرت کئے بغیر نہ رہ سکیں

۳۔ کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں؟ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں؟ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں؟ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں۔ سارا دن پھر سکتے ہیں اور ساری رات جاگ سکتے ہیں؟

۴۔ کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں جس کے معنے ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھے رہنا (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی سے بات نہ کرنا۔

۵۔ کیا آپ سفر کر سکتے ہیں؟ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر۔ بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو؟ دشمنوں اور مخالفوں میں۔ ناواقفوں اور ناآشناؤں میں۔ دنوں، ہفتوں اور مہینوں۔

۶۔ کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتا ہے۔ وہ شکست کا نام سننا بھی پسند نہیں کرتا۔ وہ پہاڑوں کو کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کے لئے آمادہ ہو سکتے ہیں؟ ......

خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان! ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبے میں اپنے شہر میں اپنے محلے میں اپنے گھر میں اپنے دل میں کہ اسلام کا درخت مرجھا رہا ہے۔ اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہوگا۔

مرزا محمود احمد

قسط دوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سسر بنگر

مخالفین کی ناکامی

جماعت احمدیہ کی ترقی اور حفاظت کے تعلق میں یہ امور بھی قابلِ توجہ ہیں کہ احمدیت کی نشو و نما کے اولین دور میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بڑے طمطراق سے یہ کہا تھا کہ میں نے ہی اس شخص (حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ) کو اٹھایا تھا۔ اور اب میں ہی اس کو گراؤں گا۔ مگر آج ان کا نام لیوا تک کوئی موجود نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اپنی جانیں تک فدا کر دینے والے لاکھوں پروانے پیدا ہو گئے۔ اور ہو رہے ہیں۔

اس کے بعد ۱۹۳۴ء میں اس الٰہی سلسلہ کو مٹانے کے لئے مجلسِ احرار نے جنم لیا۔ اور اس کے لیڈر سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے بڑے فخر سے یہ اعلان کیا کہ:۔

"مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اُٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔"
(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری مطبوعہ جون ۱۹۴۱ء صفحہ ۳۹ و صفحہ ۱۰۰)

لیکن ان کا یہ خواب بھی شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا اور وہ بے نیلِ مرام انتہائی کس مپرسی کے عالم میں اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اور احمدیت کا باغ اور بھی پھولنے پھلنے لگا۔ جماعت کی یہ ترقی بھلا مخالفین کو کب بھاتی۔ ان کے توسینوں پر سانپ لوٹنے لگے اور ۱۹۵۳ء میں سب مخالف گروہ متفقہ طور پر جماعت احمدیہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لئے کمربستہ ہو گئے۔ لیکن آخر کار ان کے منصوبے ناکام ہوئے۔ اسی طرح جس طرح اس سے پہلے ان کے آباؤ اجداد ناکام ہو چکے تھے۔ اس اینٹی احمدیہ ایجی ٹیشن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ الہامی پیشگوئی

إِذْ كَفَفْتُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ـ إِنِّي مَعَ الْأَفْوَاجِ آتِيكَ بَغْتَةً" (تذکرہ صفحہ ۳۳۵)

نہایت واضح رنگ میں پوری ہوئی۔ جس میں جماعت احمدیہ کو مظلوم ہونے کے اعتبار سے بنی اسرائیل سے مشابہت دی گئی ہے۔

پس آج تک جتنی بھی مخالفانہ قوتیں مادی سازوسامان اور جتھہ بندی کے بل بوتے پر اس الٰہی سلسلہ کو مٹانے کے لئے اٹھیں وہ خود ہی معدوم ہوتی چلی گئیں۔ اور آئندہ بھی ایسے مخالفین ناکام ہوتے رہیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام مخالفین و معاندین کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک ہونے کے لئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا۔ اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے .... خدا کے ماموروں کے آنے کے لئے بھی موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو۔ تمہارا یہ کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔"
(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۶-۱۷)

اور دنیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو ہمیشہ پوری ہوتی دیکھتی رہے گی کہ:۔

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"
(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۳)

پیشگوئی عبد اللہ آتھم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ڈپٹی عبد اللہ آتھم کے مابین جون ۱۸۹۳ء میں اسلام اور عیسائیت کے عقاید پر مباحثہ ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس مباحثہ میں عیسائیت پر کھلا کھلا غلبہ عطا فرمایا۔ اس مباحثہ کے آخر میں حضور علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر اعلان فرمایا کہ آتھم نے ہمارے آقا و سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ دجّال کہا ہے اس لئے:۔

"اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اور اس کو سخت ذلت .... پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے"
(جنگ مقدس صفحہ ۲۱۱)

اس پیشگوئی کا پہلا اثر یہ ظاہر ہوا کہ آتھم نے عین مجلسِ مباحثہ میں اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ وہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دجّال نہیں کہتا۔ اور اس کے بعد ہی سے اس کی حالت بدلنی شروع ہو گئی۔ عیسائیت کا وہ منّاد جس کے لئے ایک دن بھی عیسائیت کی تبلیغ اور اسلام کی تردید کے بغیر گذارنا ناممکن تھا، لامتناہی خاموشی کے ساتھ شہر بہ شہر پھرتا رہا۔ اس نے مسیحیت کی تائید میں کتب و رسالہ جات لکھنا بالکل بند کر دیا۔ اور پندرہ ماہ تک انتہائی پریشانی اور بدحواسی کے عالم میں رہا جو اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ اس کے دل نے حق کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ اور پیشگوئی کے مطابق پندرہ ماہ تک زندہ رکھا گیا۔

لیکن جب یہ میعاد گذر گئی تو حق کے دشمنوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آتھم نے درحقیقت رجوع نہیں کیا تھا۔ پیشگوئی نعوذ باللہ جھوٹی نکلی۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پے در پے اشتہارات شائع فرمائے کہ اگر آتھم نے رجوع نہیں کیا تھا تو اسے کہو کہ وہ قسم کھائے۔ اگر اس کے بعد وہ ایک سال تک زندہ رہ جائے تو میں جھوٹا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ نے چار ہزار روپے کا انعامی اشتہار شائع فرمایا۔ اس میں آپ نے فرمایا:۔

"اب اگر آتھم صاحب قسم کھا لیں تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے۔ جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں۔ اور تقدیر مبرم ہے اور اگر قسم نہ کھائیں تو پھر بھی خدا ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا۔ جس نے حق کا اخفاء کر کے دنیا کو دھوکا دینا چاہا۔ اور وہ دن نزدیک ہیں دور نہیں۔"
(اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ صفحہ ۱۱)

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار پر ابھی سات ماہ نہیں گذرے تھے کہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروزپور راہیٔ ملکِ عدم ہوا۔ گویا آتھم کے ذریعہ سے زندگی اور موت کے دو نشان خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمائے۔ حق کی طرف رجوع کر کے پندرہ ماہ کے عرصہ تک زندگی پائی اور اس کے بعد صداقت کو چھپانے کے نتیجہ میں وہ موت کا شکار ہوا۔

امریکہ کے مدعی ڈوئی کی نسبت پیشگوئی

جان الیگزنڈر ڈوئی نے جو امریکہ کا مشہور آدمی اور عیسائیت کا پرجوش حامی تھا ۱۹۰۱ء میں یہ دعویٰ کیا کہ خدا نے اس کو مسیح کی آمدِ ثانی کے لئے بطور ایلیا کے بھیجا ہے تاکہ دنیا میں صلیب کو غالب کرے۔ اور اسلام کو بکلی نابود کر دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے ستمبر ۱۹۰۲ء میں ایک اشتہار شائع کیا جس میں سچے اور جھوٹے مذہب میں فیصلہ کرنے کے لئے ڈوئی کو مباہلہ کی دعوت دی۔ اور یہ اشتہار کثرت سے یورپ و امریکہ میں شائع کیا۔ جس پر وہاں ۱۹۰۳ء کے آخر تک تبصرے ہوتے رہے اور اخبارات نے ڈوئی کو اکسایا کہ وہ اس کا جواب دے۔ جس پر اس نے بڑے متکبرانہ انداز میں یہ جواب دیا کہ میں ایسے کیڑوں اور مچھروں کے مقابلہ میں آؤں جو میرے پاؤں تلے روند دیئے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۳ء میں ایک اور اشتہار دیا جس کا نام تھا "ڈوئی اور پگٹ کے متعلق پیشگوئیاں" آپ نے پیشگوئی کی کہ ڈوئی

"میرے دیکھتے ہی دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا"

اور فرمایا:۔

"پس یقین رکھو کہ اس کے صیہون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے"

اس پیشگوئی کے مطابق وہ ڈوئی جس کا ستارہ امریکہ میں عروج پر تھا۔ جس کے لاکھوں مالدار مرید تھے جس نے اپنا ایک الگ شہر صیہون نامی آباد کر لیا تھا اور جس کی کروڑوں روپوں کی آمدنی تھی۔ اس کو خدا نے ذلت و رسوائی کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ اس پر فالج گرا۔ اس کے مرید اس سے بیزار ہو کر الگ ہو گئے۔ بیوی بچوں نے بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور آخر کار وہ اسی عرصہ میں پاگل ہو کر ۸ مارچ ۱۹۰۷ء کو بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ اس کی موت کے وقت اس کے پاس صرف چار آدمی تھے اور اس کی کل پونجی تیس روپے کے قریب تھی۔

یہ ایک عبرتناک واقعہ ہے اور اہلِ مغرب خصوصاً امریکہ کے لئے ایک کھلا کھلا نشان ہے۔ حضرت اقدس کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعتراف کئی بار مغربی اخبارات نے کیا۔ جن میں سے صرف دو حوالے پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

۱۔ امریکہ کے اخبار ٹروتھ سیکر نے لکھا:۔

"ظاہری واقعات چیلنج کرنے والے کے زیادہ دیر تک زندہ رہنے کے خلاف تھے مگر وہ جیت گیا"

۲۔ بوسٹن (امریکہ) کے اخبار "ہیرلڈ" نے لکھا:۔

"ڈوئی کی موت کے بعد ہندوستانی نبی

کی شہرت بہت بلند ہوگئی ہے کیونکہ کیا یہ سچ نہیں کہ انہوں نے ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی تھی کہ یہ ان کی یعنی مسیح کی زندگی میں واقع ہوگی اور بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس کی موت ہوگی۔ ڈوئی کی عمر پینسٹھ سال کی تھی اور پیشگوئی کرنے والے کی پچھتر سال کی"

(بحوالہ دعوۃ الامیر صفحہ ۳۱۶ ایڈیشن دوم)

زلزلوں کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زلزلوں کے متعلق خبر دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا:۔

عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَمُقَامُهَا

(الحکم جلد ۸ نمبر ۱۸ ۱۹۰۴ء)

یعنی عنقریب ایک تباہی آنے والی ہے جس سے عارضی سکونت کی جگہیں اور مستقل رہائش کی جگہیں دونوں مٹ جائیں گی۔ اس کے بعد ایک اور الہام یہ ہوا کہ:۔

"دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شورِ قیامت برپا ہے۔ اور موتا موتی لگ رہی ہے"

(البدر جلد ۴ نمبر ۷ ماہ فروری ۱۹۰۵ء)

پہلے الہام میں یہ بات واضح طور پر [illegible] ہے کہ زلزلہ ایسی جگہ پر آئے گا جہاں کثرت سے عارضی رہائش کی عمارتیں بنی ہوں گی۔ اور ایسی جگہیں عام طور پر چھاؤنیوں یا سیرگاہوں یا زیارت گاہوں میں ہی بنائی جاتی ہیں۔ چنانچہ عین ان الہاموں کے مطابق جو چند ماہ پہلے شائع ہو چکے تھے، ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو کانگڑہ کے خاموش آتش فشاں نے زمین تہ و بالا کر دی۔ دھرم سالہ کی چھاؤنیاں زمین سے مل گئیں۔ گرمی کے ایام کی رہائش کے لئے بنائی گئی انگریزوں کی کوٹھیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔ اس کے علاوہ ڈلہوزی اور پنجاب کے دیگر شہروں اور دیہات کو زبردست نقصان پہونچا۔ بیس ہزار جانیں تلف ہوئیں اور لاکھوں روپے کی جائداد تباہ ہو گئی۔ اور ایک عجیب شورِ قیامت برپا ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۷ء میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ:۔

"بشیر احمد کھڑا ہے اور وہ ہاتھ سے شمال مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ زلزلہ اس طرف چلا گیا"

(البدر ۱۸ ۱۹۰۷ء)

اس پیشگوئی میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ ہندوستان کے شمال مشرقی حصہ میں ایک تباہ کن زلزلہ آئے گا۔ دوسرے یہ کہ وہ زلزلہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی زندگی میں آئے گا۔ تیسرے یہ کہ خود حضرت صاحبزادہ صاحب ہی اس پیشگوئی کو لوگوں کے سامنے لانے والے ہوں گے۔ پس اس پیشگوئی کے مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو ایک زبردست زلزلہ علاقہ بہار میں آیا۔ اس زلزلے کے متعلق اخبار "اہلحدیث" امرتسر نے لکھا:۔

"یقین ہے کہ بعد ختمِ رسالتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام اگر نبوت جاری رہتی تو جدید نبی پر جو کتاب آتی اس میں حادثہ عاد و ثمود اور فرعونیوں کی تباہی کے ذکر کے ساتھ ہی صوبہ بہار کے زلزلہ زدہ مقامات کا ذکر بھی ضرور ہوتا یعنی بتایا جاتا کہ عادیوں اور ثمودیوں کے عذاب سے زیادہ عذاب ان مقامات پر آیا۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۹ فروری ۱۹۳۴ء)

اس نشان کے ظہور کی اشاعت کا شرف بھی سب سے پہلے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ہی کو حاصل ہوا۔ چنانچہ آپ نے ایک رسالہ "ایک اور تازہ نشان" کے عنوان سے تصنیف کر کے شائع فرمایا اور مسیح پاک علیہ السلام کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔

طاعون کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۶ فروری ۱۸۹۸ء کے اشتہار میں اپنا یہ رؤیا شائع فرمایا کہ:۔

"آج جو ۶ فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں۔ اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے"

یہ رؤیا اس وقت کا ہے جب ابتداء میں طاعون کا مرض صرف بمبئی میں ظاہر ہوا تھا اور جس پر قابو بھی پا لیا گیا تھا۔ لیکن رؤیا کے مطابق یہ مرض پھیلتا گیا۔ اور جلد ہی پنجاب میں بھی آ گیا اور ۱۹۰۲ء میں یہاں اس مرض نے کافی زور پکڑ لیا۔ ۱۹۰۷ء تک اس وبا کے معراج کا زمانہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر ظاہر فرمایا کہ یہ طاعون آپ کے لئے ایک خدائی نشان ہے جس سے آپ کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں میں امتیاز کیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے ایک کتاب "کشتی نوح" تصنیف فرمائی اور اپنی جماعت کو نصیحت کی کہ وہ ٹیکا نہ لگوائے کیونکہ خدا تعالیٰ تمام دنیا کو نشان دکھانا چاہتا ہے۔ اس میں آپ نے اپنے الہامات بھی درج فرمائے کہ

"تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلا دے۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے۔ اس کے لئے دلگیر مت ہو۔ .... قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئے گی جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں۔ .... اور تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۴-۵)

نیز فرمایا خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے کہ:۔

إِنِّيْ أُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ

یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۳)

حضور کی یہ عظیم الشان پیشگوئی بھی نہایت شاندار اور واضح رنگ میں پوری ہوئی۔ پیشگوئی کے مطابق جب کہ پنجاب میں طاعون کا نام و نشان تک نہ تھا یہاں شدید طاعون کا حملہ ہوا۔ ہزاروں دیہات شہر اور قصبوں کے محلے کے محلے خالی ہو گئے۔ حتیٰ کہ بعض جگہوں پر لاشوں کو دفن کرنے والا بھی کوئی آدمی نہیں ملتا تھا۔ اور پھر خدائے قادر نے جماعت احمدیہ کو مخالفین کی نسبت محفوظ رکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ باریک در باریک اسباب کا مالک ہے۔ پیشگوئی کے مطابق قادیان اس وبا کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں کسی انسان کا اس مرض میں مبتلا ہونا تو دور کی بات ہے کبھی ایک چوہا تک بھی اس گھر کی چار دیواری میں نہیں مرا۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ کسی وبا کے جراثیم کو کوئی شعور حاصل نہیں ہوتا۔ جب ان کا حملہ ہوتا ہے تو دوست اور دشمن کی کوئی تمیز نہیں ہوتی لیکن یہ جراثیم ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر کو اور آپ کے پیرو کاروں کو خوب شناخت کرتے تھے جبھی تو ان سے کچھ تعرض نہ کیا۔ یہ کتنا بڑا ثبوت ہے اس بات کا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت حاصل تھی۔ اور آپ اپنے دعوے میں صادق تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اپنے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف بخشا بلکہ عظیم الشان پیشگوئیوں سے نوازا اور آپ کی پیشگوئیوں کو پورا بھی کیا۔

(باقی آئندہ)

روزہ ——— مذاہب عالم کا مشترکہ اثاثہ ہے

کلکتہ ہائیکورٹ کے ایک فیصلہ میں دلچسپ ریمارکس

از محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ

قریباً تیس سال قبل متحدہ بنگال میں ڈھاکہ کے ایک کالج سے ملحقہ مسلم ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ نے رمضان شریف کی آمد سے دو ہفتہ قبل نوٹس بورڈ پر یہ اعلان کیا کہ "رمضان شریف کے مہینہ میں ہوسٹل کا کھانے کا کمرہ دن کے وقت بند رہیگا اور طلباء کو کھانا بجائے دوپہر اور رات کے سحری اور شام کے وقت ملا کرے گا"۔ اس پر بی اے کے ایک طالبعلم اصغر علی نے سپرنٹنڈنٹ کو لکھا کہ چونکہ میں روزہ رکھنے کا قائل نہیں اسلئے ہوسٹل کے قواعد کے ماتحت مجھے حسب معمول دوپہر اور رات کے وقت کھانا مہیا کیا جائے۔ اور کھانے کا کمرہ دن کے وقت بند نہ کیا جائے۔ اس درخواست کے نامنظور ہونے پر اصغر علی نے ایس ڈی او ڈھاکہ کی عدالت میں درخواست کی۔ جس میں مذکورہ مطالبات پیش کئے۔ ایس ڈی او نے اس درخواست کو منظور کرتے ہوئے سپرنٹنڈنٹ کے نام حکم امتناعی جاری کر دیا۔ اس حکم کے خلاف ڈسٹرکٹ جج ڈھاکہ کی عدالت میں اپیل کی گئی۔ جہاں سے حکم امتناعی منسوخ ہو کر سپرنٹنڈنٹ کی ہدایات کو بحال کیا گیا۔

اس فیصلہ کے خلاف اصغر علی نے کلکتہ ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی۔ اس اثناء میں رمضان شریف کا سورج حسب معمول طلوع و غروب ہوتا رہا۔ اور اپیل کی سماعت ایک بنچ جسٹس سی سی گھوش کی عدالت میں ۲۹ رمضان کو ہوئی۔ اصغر علی کے وکیل نے بحث میں دو امور پر زور دیا۔ (۱) مذہبی آزادی کے پیش نظر کسی کو یہ حق نہیں کہ مذہبی احکام کی تعمیل پر مجبور کرے۔ (۲) ہوسٹل نے جن قواعد و ضوابط کے ماتحت اپیل کنندہ سے رہائش و خوراک کی فیس لی ہوئی ہے اسکے مطابق سپرنٹنڈنٹ کو کھانے کا کمرہ بند کرنے یا کھانے کے اوقات تبدیل کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اسکے جواب میں ہوسٹل والوں نے پیش کیا کہ بسا اوقات ہوسٹل کی مرمت یا دیگر ضروریات کیلئے مختلف کمرے بند کئے جاتے رہے ہیں۔ اور موسم گرما و سرما میں کھانے کے اوقات بھی تبدیل ہوتے رہے ہیں۔ فاضل جج نے وکلاء کی بحث سن کر فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تک کمرہ کو بند کرنے یا اوقات میں تبدیلی کا سوال ہے۔ میں سپرنٹنڈنٹ کو حق بجانب قرار دیتا ہوں۔ درخواست کے مذہبی پہلو کے متعلق فرمایا کہ روزہ رکھنے کا حکم اسلام کے علاوہ دنیا کے قریباً تمام مذاہب میں بھی کسی نہ کسی شکل میں پایا جاتا ہے۔ اگر کسی مذہب میں ایسا حکم نہیں تو اسے اسلام کے اس زریں حکم پر رشک کرنا چاہیئے۔ پھر فرمایا مجھے ان والدین سے گہری ہمدردی ہے جن کے ہاں اپیل کنندہ جیسی نالائق اولاد موجود ہے۔ اور آخر میں اصغر علی کے وکیل سے فرمایا کہ تمہارے موکل نے اپنا بھی اور ہوسٹل والوں کا بھی قیمتی وقت ضائع کیا ہے لیکن چونکہ بہت دوڑ دھوپ کی ہے اسلئے تم اسے یہ خوشخبری پہنچا دو کہ جس طرح وہ چاہتا ہے اسی طرح کل سے اسے کھانا دیا جائیگا کیونکہ اگلے روز عید تھی)

اڑیسہ کی ۲۲ جماعتوں کے نمائندگان کی شرکت - ایمان افروز اور ولولہ انگیز تقاریر - لٹریچر کی تقسیم تبلیغ بیعتیں

جماعتِ احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا نہایت کامیاب جلسہ سالانہ

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کیرنگ - بتوسط نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعتِ احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) جو اپنی تعداد کے اعتبار سے بھارت کی بڑی جماعتوں میں سے ایک ہے - نے اس سال بڑی ہمت اور اخلاص سے کام لے کر مقامی طور پر جلسہ سالانہ کا انتظام کیا جس میں سارے اڑیسہ کی جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی - اور تبلیغ و تربیت کا پروگرام خدا کے فضل سے خوش اسلوبی سے طے پایا - ایسے جلسے منعقد کرنا بڑی ہمت اور جرأت کا کام ہے - کیونکہ اخراجات کے علاوہ انتظامات کی ذمہ داری کو نبھانا بھی ایک کٹھن کام ہوتا ہے - بہرحال جماعت احمدیہ کیرنگ اور اس جلسہ کے تمام منتظمین مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ان کا یہ جلسہ کامیاب رہا - اور اس جلسہ نے تقسیم ملک کے بعد یقیناً اڑیسہ کی احمدیہ جماعتوں میں تبلیغ و تربیت اور تنظیم کی ایک نئی راہ کھول دی ہے - اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے - اور یہ جلسہ بھارت کی دوسری بڑی بڑی جماعتوں کے لئے بھی تحریک ہو (ادارہ)

الحمد للہ

کہ جماعت احمدیہ کیرنگ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۱۴ و ۱۵ نومبر ۱۹۶۲ء دو روز خوش اسلوبی سے منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہو گیا۔ اس جلسہ میں اڑیسہ بھر کی بائیس جماعتوں کے ڈیڑھ سو سے اوپر نمائندے شریک ہوئے - خود کیرنگ کی احمدی آبادی خدا کے فضل و کرم سے ڈیڑھ ہزار سے اوپر ہے - اسی طرح بفضلہ تعالیٰ اڑیسہ کے سینکڑوں احمدیوں نے اس جلسہ سے روحانی استفادہ کیا - اور کیرنگ کا سارا ماحول تین چار روز تک ذکر الٰہی اور اعلائے کلمۃ اللہ سے منور رہا۔

پہلے روز کا پہلا اجلاس

۱۴ نومبر بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے مسجد احمدیہ کے جانب غرب وسیع کمپاؤنڈ میں پہلے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج تبلیغ صوبہ اڑیسہ و بنگال شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم مکرم شمس الحق خان صاحب نے کی - اس کے بعد مولانا امینی صاحب نے پرچم کشائی کی - پرچم کشائی کے وقت تمام حاضرین مولانا کی اقتداء میں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم پڑھتے رہے اور پرچم کشائی کے بعد کیرنگ کی فضا نعرہ ہائے تکبیر - اسلام زندہ باد - احمدیت زندہ باد - حضرت امیر المومنین زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی - حاضرین مجلس اس وقت سرور و وجد کی جس کیفیت میں تھے اسے الفاظ کی قید میں نہیں لایا جا سکتا -

اس کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی مکرم حکیم الدین خان صاحب نے درثمین سے نظم

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

کا اڑیہ ترجمہ سنایا - اس کے بعد مکرم مولوی شیخ طاہر الدین صاحب بی اے صدر جماعت احمدیہ کیرنگ نے خطبۂ استقبالیہ پڑھا - بعد ازاں مولانا امینی صاحب نے افتتاحی تقریر کی جس میں آپ نے صحابہ کرامؓ کے ایثار و قربانیوں کا ذکر کر کے احباب جماعت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کا نمونہ اپنا کر قربانیوں کے میدان میں آگے بڑھنے کی تلقین کی - تا کہ اسلام کا بول بالا احمدیت کے ذریعہ سے ہمیشہ کے لئے اونچا ہو جائے۔

پہلی تقریر "اجرائے نبوت" کے موضوع پر مکرم مولوی محسن خان صاحب مبلغ کرڑا پلی نے کی - آپ نے سورۃ فاتحہ میں سے انعمت علیھم اور ومن یطع اللہ والرسول - الخ نیز یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم سے استدلال کر کے واضح کیا کہ امتِ محمدیہ میں فیضانِ نبوت بند نہیں ہوا بلکہ قیامت تک کے لئے کھلا ہے -

خاکسار نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر تقریر کی - اور سب سے پہلے قرآنی الفاظ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس دعوے کو پیش کیا کہ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون اور پھر حضور صلعم کے حق میں اس زمانہ کے موافقین و مخالفین کی شہادتیں بیان کیں اور اسی کسوٹی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چالیس سالہ پاکیزہ زندگی اور پھر آپ کے اس چیلنج کو پیش کیا کہ کون تم میں سے جو میرے سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے ؟ اسی طرح آیہ کریمہ ومن اظلم ممن افتری - الخ سے استدلال کر کے حضورؑ کی کامیابیوں اور ترقیوں اور جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات کو آپؑ کی صداقت کے طور پر پیش کیا -

اس کے بعد مکرم سید محمد محسن صاحب سونگڑوی نے "حضرت مسیح موعود کے کارنامے" پر تقریر کی - جس میں حضورؑ کی عظیم الشان اسلامی خدمات اور تجدید و احیائے دین کا کارنامہ مختصر طور پر بیان کیا - اور حضور کے علمی اور دینی کارناموں کے متعلق مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ کی شہادتیں پیش کیں - اور بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق وہ ایمان جو ثریا پر جا چکا تھا اسے حضورؑ واپس لائے - اور مسلمانوں کو از سر نو اسلام کی مستحکم بنیادوں پر قائم کیا -

اخیر پر مکرم صدر صاحب جلسہ نے صدارتی تقریر فرمائی - جس میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات ازلی اور ابدی ہیں وہ پہلے بھی سنتا اور بولتا تھا اور اب بھی سنتا اور بولتا ہے اور ہر زمانہ میں اپنی مخلوق کی ہدایت و رہنمائی اپنے انبیاء کے ذریعہ سے کرتا چلا آیا ہے اور اپنی اسی سنتِ قدیمہ کے مطابق اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا آپ نے دورانِ تقریر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات اور پیشگوئیوں پر بڑی تفصیل اور عمدگی کے ساتھ روشنی ڈالی - جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔

صدارتی تقریر کے بعد پہلے روز کا پہلا اجلاس ختم ہوا - اور اس کے بعد لنگر خانہ کے منتظمین نے مہمانوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا - یہاں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ لنگر کا انتظام ۱۳ نومبر کی شام سے جاری تھا کیونکہ جمعہ کی وجہ سے بہت سے مہمان جلسہ سے قبل ہی تشریف لے آئے تھے -

دوسرا اجلاس

۱۴ نومبر کا دوسرا اجلاس کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد ڈھائی بجے بعد دوپہر زیر صدارت محترم الحاج خان بہادر مولوی صاحب خان صاحب شروع ہوا - تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ مکرم علی صاحب نے کی - اور کلام محمود سے نظم

اللہ کے پیاروں کو تم کیسے برا سمجھے

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب نے پڑھی -

اس کے بعد مکرم مولوی سید بشیر الدین احمد صاحب نے "وفات مسیح علیہ السلام" پر تقریر کی - جس میں آپ یا عیسیٰ انی متوفیک اور فلما توفیتنی الخ آیات قرآنی کی روشنی میں نیز اقوالِ بزرگانِ امت سے وفاتِ مسیح ثابت کی -

دوسری تقریر مکرم مولوی شیخ طاہر الدین صاحب بی اے نے "ہندو مسلم اتحاد" کے موضوع پر کی جس میں آپ نے بتایا کہ اسلام اس کا حامی اور علمبردار ہے - اور دنیا کی ہر قوم کے ساتھ محبت اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے - اسی طرح ہندو مذہب کی بنیادی تعلیم بھی رواداری پر مبنی ہے - آپ نے اتحاد و اتفاق کی برکات بیان کیں - اور بتایا کہ مذہب کی آڑ میں ایک دوسرے سے منافرت پیدا کرنا محض نادان لوگوں کا کام ہے -

بعد ازاں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت" پر عالمانہ تقریر فرمائی - آپ نے شجرۂ طیبہ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء کی بہت لطیف تفسیر فرمائی - اور بتایا کہ آج دنیا کے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کے کامیاب مشن اور اس کی عالمگیر اسلامی خدمات اور دنیا کی موجودہ بڑی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم منہ بولتا ثبوت ہیں اس بات کا کہ جماعت احمدیہ ایک بین الاقوامی جماعت ہے اور یہ اتنی وسعت اختیار کر چکی ہے کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا - ایشیا - یورپ افریقہ اور امریکہ میں اس کا نفوذ - عیسائیت کے گڑھوں میں اس کی بلند و بالا میناروں والی مساجد - اس کے تبلیغی مشن - اسکول اور ہسپتال با آواز بلند اعلان کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکی ہے -

جلسہ میں چونکہ اردگرد کے دیہات سے غیر احمدی احباب بھی کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے اس لئے مولوی صاحب موصوف نے احمدیت کے بعض مخصوص مسائل کی وضاحت بھی فرمائی - اور مخالف علماء کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ بھی کیا - اور بتایا کہ احمدیت کے قیام کا مقصد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عزت کو دنیا میں قائم کرنا اور اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے سوا کچھ نہیں - ہم حضرت مرزا صاحب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام سمجھتے ہیں - اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار ہیں - اور اسلام کے تمام احکام کو واجب العمل سمجھتے ہیں - اس کے برعکس اگر کوئی شخص کوئی عقیدہ ہماری طرف منسوب کرتا ہے تو وہ ہم پر بھی ظلم کرتا ہے اور اپنی جان پر بھی - آپ نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح و توصیف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض وجد آفریں اشعار بھی سنائے مثلاً

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

دیگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمد

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمد است

اسی طرح آپ نے حضورؑ کا عربی منظوم کلام بھی سنایا

آخر میں صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کی اشاعت اور سربلندی کا کام ہماری جماعت

کے سپرد فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کریں۔ اور اپنے فرائض کو حسن و خوبی سے ادا کریں۔

اجتماعی دعا کے بعد پہلے روز کی کارروائی ختم ہوئی۔ نماز مغرب و عشاء جمع کرنے کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اور رات کو آٹھ بجے ایک مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس میں تبلیغی اور تربیتی امور پر غور کیا گیا۔

دوسرا روز - پہلا اجلاس

۱۵ نومبر تبلیغی جلسے کے دوسرے روز کا پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی سید فضل الرحمٰن صاحب بی اے قائمقام پراونشل امیر اڑیسہ صبح آٹھ بجے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم منشی فیاض الدین خان صاحب نے کی۔ نظم کلام محمود سے

تعریف کے قابل ہیں یارب تیرے دیوانے

مکرم فضل الٰہی صاحب نے سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی شیخ طاہر الدین صاحب بی اے نے جلسہ کے موقعہ پر باہر سے موصول ہونے والے برقی پیغامات پڑھ کر سنائے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے ٹیلیگرام کے ذریعہ جو پیغام ارسال فرمایا وہ یہ ہے:-

"حاضرین مجلس کو میرا اسلام پہنچا دیں میرا پیغام یہ ہے کہ متقی بنیں۔ اور اپنے ہر کام میں تقوےٰ کو مدنظر رکھیں۔ متحد ہو جائیں جیسا کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ آپ لوگوں کی نئی نسل میں دینی جذبات اور خیالات پیدا ہوں۔ اور وہ نمونہ کے احمدی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کے جلسے کو کامیاب فرمائے

مرزا وسیم احمد۔ قادیان"

آج کی پہلی تقریر مکرم مولوی خلیل الدین احمد نے "اجرائے نبوت" کے موضوع پر کی۔ آپ نے قرآن کریم، احادیث اور اقوال بزرگان سے یہ ثابت کیا کہ امت محمدیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور متابعت میں سلسلۂ نبوت جاری ہے۔ کوئی نئی شریعت لانے والا نبی نہیں ہو سکتا۔ البتہ شریعت محمدی کو چلانے والا امتی نبی ہو سکتا ہے۔ اور اسی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ہے۔

دوسری تقریر مولوی سید فضل عمر صاحب کی "صداقت حضرت مسیح موعودؑ" کے عنوان پر ہوئی آپ نے قرآن کریم و احادیث کے حوالہ جات کے علاوہ چاند گرہن اور سورج گرہن کو آپ کی صداقت کے نشانات کے طور پر پیش کیا۔ نیز مسیح و مہدی کے زمانہ کے متعلق قرآن و حدیث کی نشانیاں بیان کر کے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عین اپنے وقت پر تشریف لائے اور پھر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت نے فعلی شہادت آپ کی صداقت پر دی۔

تیسری تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "سیرت حضرت مسیح موعودؑ"۔ آپ نے سب سے پہلے سرور انبیاء حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ بیان فرمائے اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ اور بعض چیدہ چیدہ واقعات سنا کر حضورؑ کی سیرت کے اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ آپ کی تقریر نہایت موثر اور ولولہ انگیز اور ایمان افروز تھی جسے تمام حاضرین نے بڑی توجہ اور محویت کے عالم میں سنا۔ اور اپنے ایمانوں میں ایک نئی زندگی اور حرارت محسوس کی۔

اس کے بعد صدر جلسہ نے دعا کی اور پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہو گئی۔ دوپہر کا کھانا مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا گیا اور دو بجے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس بوقت ۲½ بجے بعد دوپہر مکرم مولوی شیخ طاہر الدین صاحب بی۔ اے نائب پراونشل امیر صوبہ اڑیسہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مولوی سید عصام الدین صاحب نے کی۔ اور درثمین سے نظم مکرم مولوی عبد الباری صاحب نے پڑھی۔

پہلی تقریر مکرم شیخ عزیز الدین صاحب نے "سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر فرمائی۔ جس میں حضور صلعم کی حیات طیبہ اور سیرت و اخلاق کے مختلف ایمان افروز پہلو بیان کئے جو زندگی اور معاشرہ کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھتے تھے۔ اور آخر میں بتایا کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ ہی تھے کہ نہایت مخالف حالات میں آپ کے گرد جاں نثار صحابہ کی ایک عظیم الشان جمعیت پروانہ وار فدا ہونے کے لئے جمع ہو گئی۔

اس کے بعد ہمارے لوکل سکول کے ہیڈ پنڈت بابو گرد ہاری شری چندن صاحب کی درخواست پر انہیں اظہار خیالات کا موقعہ دیا گیا۔ انہوں نے اپنی مختصر سی تقریر میں فرمایا کہ دھرم امن اور شانتی کے ساتھ رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ نیز ایک خدا پر ایمان لانے اور اسی کے آگے سر بسجود ہونے کی تعلیم ہر مذہب میں پائی جاتی ہے مگر غلطی سے لوگ ایک خدا کو چھوڑ کر ادھر اُدھر بھاگتے ہیں۔

اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نصرت الٰہی" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے انا لننصر رسلنا ... الخ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں نصرت الٰہی کے بہت سے واقعات بیان فرمائے۔ آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اس چیلنج کا بھی تفصیل سے ذکر کیا جو حضور نے مخالف علماء کو دیا تھا۔ جو عربی زبان میں فصاحت و بلاغت۔ علم و تفسیر القرآن، قبولیت دعا اور اللہ تعالیٰ سے امور غیبیہ پر اطلاع پانے کے متعلق تھا۔ اور جس میں مقابلہ کے لئے دنیا کا کوئی عالم آپ کے سامنے نہ آ سکا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے عمر بھر آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازا۔ بلکہ یہ سلسلہ اب تک جاری ہے اور مختلف ابتلاؤں اور امتحانوں سے گذرتی ہوئی آپ کی جماعت خدا کے فضل سے ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے۔ اور الٰہی تائید و نصرت کا یہ سلسلہ آئندہ بھی انشاء اللہ جاری رہے گا۔

اس کے بعد محترم الحاج خان بہادر معصاحب خاں صاحب نے جملہ حاضرین مجلس بالخصوص باہر سے تشریف لانے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اپنا وقت اور روپیہ خرچ کر کے تشریف لائے اور جلسہ کی رونق کو بڑھایا۔

خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان کا ذکر کیا کہ اس نے ہمیں اس جلسہ کے انعقاد کی توفیق بخشی اور پھر ہمارا جلسہ خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ مکرم مولوی امینی صاحب نے جماعت احمدیہ کیرنگ اور خاکسار کو جلسہ کی کامیابی کے لئے مبارکباد دی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اس جلسہ میں صوبہ اڑیسہ کی ۲۲ جماعتوں کے زائد از ۱۵۰ نمائندگان نے شرکت کی۔ اور بھی اچھا اثر لے کر واپس گئے۔

جلسہ میں دو لاؤڈ اسپیکر کام کرتے رہے ایک مقامی جماعت کا تھا۔ اور دوسرا سورو کی جماعت ساتھ لائی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

ہمارا یہ جلسہ سالانہ اس لحاظ سے بھی بابرکت ثابت ہوا ہے کہ اس سے آئندہ سالانہ جلسوں کی بنیاد پڑ گئی ہے۔ چنانچہ مکرم شیخ علی احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر کیرنگ نے آئندہ جلسہ سالانہ کے لئے ایک سو روپیہ کا عطیہ دیا ہے بلکہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ہر سال اس مد میں ایک سو روپیہ دیا کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

جلسہ کے موقعہ پر تین نئی بیعتیں ہوئیں۔ جن کے ساتھ کچھ بچے بھی ہیں۔ جو غیر احمدی احباب بیس بیس تیس تیس میل کے فاصلہ سے آئے ہوئے تھے اچھا اثر لے کر واپس گئے۔ اور یہ اظہار کیا کہ ہمارے علماء نے احمدیت کے متعلق ہمیں اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔ اور بتایا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتی ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اور جماعت احمدیہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں [illegible] ہوئی ہے۔

جماعت احمدیہ کیرنگ کے انصار۔ خدام اور اطفال اور لجنہ نے جلسہ کے انتظامات میں بہت ہی اچھا تعاون دیا۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم مولانا امینی صاحب کی خدمت میں بھی اور جلسہ میں شامل ہونے تمام افراد کی خدمت میں نیز نظارت دعوۃ و تبلیغ کی خدمت میں شکریہ عرض ہے احباب دعا فرمائیں کہ جلسہ کے بہتر نتائج پیدا ہوں اور ہمیں آئندہ بھی ہر سال جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملے آمین

السّلام اے حاضرینِ قادیاں

۲۰ اور ۲۱ دسمبر ۱۹۶۷ء کی درمیانی شب بوقت ایک بجے بین الیقظہ والنوم میں زائرین قادیان کے سامنے ان کی زیارت قادیان سے واپسی پر ان کے استقبال کے طور پر یہ شعر پڑھ رہا تھا۔ صبح میں نے اسے صاف کیا۔ ممکن ہے کوئی مصرع یا شعر بھول گیا ہو ——— المکمل

السّلام اے زائرینِ قادیاں
السّلام اے مبصرینِ قادیاں

السّلام اے ناظرینِ قادیاں
السّلام اے حاضرینِ قادیاں

تم نے دیکھا وہ منارِ نور بار
جس سے ہے شانِ بہشتی آشکار

اور مسیحائے محمدؐ کا مزار
رحمتیں جس پر برستی ہیں ہزار

تم نے دیکھا ہو گا وہ بیت الدّعا
میں نہیں کہتا بہ یونہی ادّعا

جس میں حاصل ہوتا ہے سب مدعا
فَدَعَوْتُمْ اِنْ دَخَلْتُمْ رَاکِعًا

تم نے دیکھی ہیں یہ سب سجدہ گہیں
دیکھ کر جن کو سبھی مومن کہیں

نور کے چشمے جہاں ہر دم بہیں
ان مقاماتِ مقدس میں رہیں

تم نے دیکھا پاک درویشی کا رنگ
نغز گوئی و صفاکیشی کا رنگ

بارگاہ حق میں ہر بیشی کا رنگ
از پئے اسلام دل ریشی کا رنگ

نانِ لنگر ہدیۂ درویش ہے
لا اِلٰہ لالۂ درویش ہے

جانِ معتبر طعمۂ درویش ہے
برگِ سبزی تحفۂ درویش ہے

لے لو جو خاکِ رہِ درویش ہے
چشم اکمل سرمۂ درویش ہے

تحریک جدید کا نیا مالی سال

احباب جماعت کی ذمہ داریاں

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماہ نومبر ۱۹۶۴ء میں فرمایا جس کی اطلاع بذریعہ اخبار بدر اور سرکلر احباب جماعت ہندوستان تک پہنچا دی گئی۔ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سلسلہ کی ضروریات اور وقت کے تقاضا کے مدنظر ارشاد فرمایا تھا کہ :-

"تحریک جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے دوست قربانی کریں اور پچھلے سال سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کی مدد کرے۔ آمین"

اسی طرح محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وکیل التبشیر تحریک جدید کا ایک پیغام بھی احباب جماعت تک پہنچایا گیا تھا جس میں آں محترم نے تحریک جدید کے عظیم الشان نتائج کی وضاحت فرماتے ہوئے اس کو مزید وسعت دینے کے لئے احباب جماعت کو تحریک فرمائی تھی۔ کہ ہر شخص کو کم از کم دس روپیہ وعدہ کے ساتھ اس تحریک میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور صاحب حیثیت احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے، زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

تحریک جدید کے مالی جہاد کے ذریعہ سے اسلام کی جو خدمت سرانجام دی جا رہی ہے وہ کسی وضاحت اور تشریح کی محتاج نہیں ہے۔ شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تحریک کو چند سالوں کے لئے جاری فرمایا تھا مگر اب اس کی افادیت کے پیش نظر چندہ تحریک جدید ایک مستقل حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اور جماعت کے ہر دوست کا یہ فرض ہے کہ وہ حسب توفیق اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے۔

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال پر اڑھائی ماہ گذر چکے ہیں چاہیئے تھا کہ اب تک تمام جماعتوں کی طرف سے اس تحریک میں وعدوں کی فہرستیں مکمل ہو کر مرکز میں پہنچ جاتیں۔ مگر تا تاریخ آمدہ اطلاعات کا جائزہ لینے سے یہ ظاہر ہے کہ ابھی متعدد جماعتوں کے کثیر احباب نے نئے سال کے وعدے مرکز میں نہیں بھجوائے۔ لہٰذا جملہ مخلصین جماعت اور عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ تحریک جدید کے وعدوں اور وصولی کے کام کی تکمیل کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور جو جماعتیں اور احباب نئے سال کے وعدہ جات تاحال نہ بھجوا سکے ہوں ان کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اس طرف توجہ کر کے فرض شناسی کا ثبوت دیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ جات کے سلسلہ میں احباب جماعت کو ان کے فرض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ درج ذیل ہے :-

"ہر احمدی خود ہر سیکرٹری اور ہر پریذیڈنٹ اور بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے۔ اور ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے۔ اور پھر ان کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرے اور دور اول سے دور دوم کی طرف آنے کی وجہ سے تحریک جدید کو نقصان نہ پہنچے۔ بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کرے۔"

مجھے امید ہے کہ جو جماعتوں کے سیکرٹریان تحریک جدید اور سیکرٹریان مال اور صدر صاحبان اور مبلغین کرام دوستوں پر تحریک جدید کی اہمیت اور فرضیت مستحضر کرتے ہوئے جلد از جلد وعدوں اور وصولی کے کام کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ تحریک جدید کے وعدوں اور وصولی کی دوسری فہرست رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بغرض دعا حضور کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ دوست اس سے قبل ہی اپنے وعدوں کی فہرست مرکز میں بھجوا دیں گے۔ اور جو دوست اپنے وعدوں کی سو فیصد ادائیگی کر سکیں وہ ادائیگی کر کے بروقت اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے نام حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کی جانے والی دعائیہ فہرست میں شامل ہو سکیں۔ اور ایسے تمام دوست اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی دعاؤں کے مستحق بن سکیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست ہائے دعا :- (۱) مکرم محمود احمد صاحب راتی احمدی بناز میندڑ ضلع پونچھ ایک مخلص نوجوان ہیں نے لکھا ہے کہ میں احباب کرام کی مخلصانہ دعاؤں سے مصائب و مشکلات کے بھنور سے بفضلہ تعالیٰ نکل گیا ہوں۔ اب میرے سب کاروباری حالات خوشگوار ہیں الحمدللہ میں نے اپنے ذمہ بقایا چندے ادا کر دئے ہیں۔ میرے کاروبار میں برکت اور اولاد کے نیک صالح ہونے کے لئے دعا فرمائی جائے۔ (۲) خاکسار خود بھی مالی مشکلات سے دوچار ہے اور پریشان ہے جس وجہ سے میرے تبلیغی کاموں میں رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ، درویشان کرام اور احباب جماعت میری مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار حکیم محمد سعید مبلغ مینڈھر کشمیر

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ ان کا ادا کرنا خدا تعالیٰ کی خوشنودی، اور ادا نہ کرنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اسی قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں، ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو کہ تمام مسلمان مردوں عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر صدقۃ الفطر فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع (عربی پیمانہ) مقرر کی ہے جو کہ پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔

البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔

صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہیئے تاکہ بیواؤں اور یتیموں کی اس رقم سے طعام اور لباس کے لئے بروقت امداد کی جا سکے۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے لیکن جن جماعتوں میں اس کے مستحق لوگ نہ ہوں انہیں ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوا دینی چاہئیں۔

یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ قادیان کے اردگرد غلہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت ڈیڑھ روپیہ بنتی ہے۔ پس یہاں کے لئے فطرانہ کی پوری شرح ڈیڑھ روپیہ ہی مقرر کی گئی ہے۔

عید فنڈ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اس لئے احباب اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو ان ضروری فریضوں کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

تحریک جدید کے وعدے

صدر صاحبان اور سیکرٹریان تحریک جدید توجہ فرمائیں

تحریک جدید کا نیا سال شروع ہوئے دو ماہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ دفتر ہذا کی طرف سے تمام جماعتوں کو وعدہ جات کے فارم اعلان کے ساتھ ہی بھجوا دئے گئے تھے۔ لیکن ابھی تک متعدد جماعتوں کی طرف سے وعدوں کی فہرستیں وصول نہیں ہوئیں۔ اس لئے صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال و تحریک جدید سے درخواست ہے کہ اس طرف جلد توجہ فرما کر وعدوں کی فہرستیں جلد از جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

علاوہ ازیں سال گذشتہ کے وعدوں اور ادائیگیوں کا جائزہ لے کر بقایا داران سے بقایا کی وصولی کی کوشش بھی فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

اعلان نکاح

مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مبلغ سرینگر کا نکاح اقبال النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم سید محمود علی صاحب آف کرنول سے مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے ۲۴/۱۲/۶۴ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور جانبین کے لئے بابرکت فرمائے آمین (ادارہ)

وصیّت

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو وصیت کے کسی پہلو کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع دے ——— سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیّت نمبر ۱۳۴۰۰ ۔ میں محمد سلیمان ولد کریم الدین قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر قریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مینگاہ ڈاکخانہ کپواڑہ ضلع بارہ مولا کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :-

میری حسب ذیل جائداد ہے :- (۱) زمین خشکی آٹھ کنال قیمت آٹھ صد روپیہ واقعہ موضع مذکور۔ (۲) ایک مکان کچا لکڑی کا قیمت دو صد روپیہ ۔ (۳) دو راس بیل قیمت پانچ صد روپے (۴) سٹاک کتب سلسلہ احمدیہ ۔ یہ تمام کتب میں قیمت دو صد روپیہ ۔ (۵) برتن پیتل و سلور بکس وغیرہ قیمت پچاس روپے (۶) ایک گھڑی پاکٹ واچ قیمت پینتالیس روپے آٹھ آنے (۷) سائیکل قیمت ساٹھ روپے ماہوار تنخواہ -/۱۱۳ روپے (۸) پراویڈنٹ فنڈ کی کل جمع شدہ رقم قریباً اڑھائی صد روپے اور گریجوئٹی دو صد روپیہ ملنے کی امید ہے ۔ میں انشاء اللہ العزیز اس تمام جائداد و آمد کی وصیت دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ اور جس قدر بھی میں آئندہ جائداد پیدا کروں اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی ۔ اور اس کی رپورٹ مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا ۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ خواہ میری نعش بہشتی مقبرہ میں دفن ہو یا نہ ہو ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد خاکسار محمد سلیمان بقلم خود موصی ساکن کشمیر حال ملازم سشکر شاپ ... ٹاؤن شپ گواہ شد مولوی حبیب الرحمٰن احمدی برادر حقیقی موصی ساکن مینگاہ مذکور گواہ شد عبدالرحیم غیر احمدی برادر موصی ساکن مینگاہ مذکور گواہ شد نیک عالم برادر خورد غیر احمدی ساکن مینگاہ مذکور۔

خبریں

کلکتہ ۔ ۱۱ر جنوری ۔ وزیر اعظم شری لال بہادر شاستری آج درگا پور سے کلکتہ پہنچ گئے ۔ شام کو آپ نے بھوٹان کے حکمران شاہ جگمے ڈورجی کے ساتھ بات چیت شروع کی ۔ شری شاستری نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ شاہ بھوٹان سے ملاقات کا موقعہ مجھے ملا ہے ۔

درگا پور ۔ ۱۰ر جنوری ۔ وزیر اعظم شری لال بہادر شاستری نے آج یہاں کانگریس ورکروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ درگا پور کانگریس سیشن کا پیغام ملک کے کونے کونے میں پہنچائیں

آپ نے کہا ملک میں کانگریس ہی واحد جماعت ہے جو عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کی ذمہ دار بن سکتی ہے ۔

بمبئی ۔ ۱۱ر جنوری ۔ بھارت میں اسمبلیوں اور ہائیکورٹوں کے اختیارات کے جھگڑے کے سلسلہ میں سپیکروں اور اپر ہاؤسوں کے چیئرمینوں کی منعقدہ دو روزہ کانفرنس میں لوک سبھا کے سپیکر سردار حکم سنگھ نے سپریم کورٹ کے اس فیصلہ پر کڑی نکتہ چینی کی جس میں سپریم کورٹ نے یوپی اسمبلی کے مقابلہ پر ہائیکورٹ کی پوزیشن کو درست قرار دیا تھا ۔

کلکتہ ۱۱ر جنوری ۔ ڈیفنس منسٹر شری چوہان نے آج یہاں بیلے پور رائفل فیکٹری کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فوجی طاقت کو مضبوط کرنے کی موجودہ کوششیں تمام ملکوں کے ساتھ دوستی قائم رکھنے کی پالیسی کے مطابق ہیں ۔ بھارت کسی غیر ملکی علاقہ کو فتح نہیں کرنا چاہتا لیکن ہم کسی غیر ملکی حملہ آور کے سامنے ہتھیار نہیں ڈال سکتے خواہ وہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو ۔

قادیان میں خواتین کا جلسہ سالانہ

ایک تصحیح

قادیان میں احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی جو رپورٹ بدر کی ۱۳/۱۲ کی اشاعت میں شائع ہوئی ہے اس میں سہو کتابت سے ایک حصہ رہ گیا تھا جسے اب درج کیا جاتا ہے

(عزیزہ نعیمہ البشریٰ بنگالوری کی تقریر کے بعد)

اس تقریر کے بعد زہرالنساء بیگم صاحبہ نے نظم سنائی ۔ بعدہٗ پانچویں نمبر پر نذیرہ بیگم صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کے عنوان پر تقریر کی ۔ اور بتایا کہ حضور نے بت پرستی کو مٹا کر خالص توحید قائم فرمائی ۔ اور بندوں کا تعلق خدا ......

رمضان کا مبارک مہینہ

بقیہ صفحہ اوّل

۱۰ ۔ روزہ دار کو روزے میں لغو باتوں اور جھوٹ سے بکلی پرہیز کرنا چاہیئے ۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

من لم یدع قول الزور والعمل

بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان

یدع طعامہ وشرابہ

(بخاری کتاب الصیام)

کہ جو شخص جھوٹے اقوال و اعمال کو نہیں چھوڑتا اس کے محض کھانا پینا چھوڑ دینے کی اللہ تعالےٰ کو کوئی پرواہ نہیں ۔

تہجد اور تراویح

۱۱ ۔ رمضان عبادت کا مہینہ ہے ، اس لئے روزہ دار کو ذکر الٰہی ، تسبیح ، تحمید ۔ تلاوت قرآن کریم اور دعاؤں میں وقت گزارنا چاہیئے ۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ تہجد کی نماز کو سب سے زیادہ افضلیت حاصل ہے ۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :-

ما کان یزید فی رمضان ولا

غیرھا علی احدی عشرۃ رکعۃ

(بخاری کتاب صلوٰۃ التراویح)

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ تہجد کی نماز گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے ۔

عشاء کی نماز کے بعد جو باجماعت تراویح پڑھنے کا طریق ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جاری فرمایا تھا ۔ چنانچہ آپؓ نے اس کے بارے میں فرمایا :-

نعم البدعۃ ھذا والتی ینامون

عنھا افضل من التی یقومون

(بخاری کتاب التراویح)

کہ عشاء کے بعد باجماعت تراویح پڑھنے کا طریق جو میں نے جاری کیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت سے تو ثابت نہیں لیکن اس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ ایک نیک امر ہے جو میں نے جاری کیا ہے مگر تہجد کی نماز بہرحال تراویح کی نماز سے کہیں افضل ہے ۔

پس تہجد کی نماز کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے کہ دعا کی قبولیت کا وہ خاص اور غیر معمولی وقت ہے ۔

قبولیت دعا

۱۲ ۔ رمضان کے مہینہ کو قبولیت دعا سے نہایت گہرا تعلق ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

اِذا سألک عبادی عنی فانی

قریب اجیب دعوۃ الداع اذا

دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا

بی لعلھم یرشدون

(بقرہ آیت ۱۸۷)

یعنی اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں ۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں ۔ سو چاہیئے کہ وہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں ۔ تا وہ ہدایت پائیں ۔

غرض رمضان کے مبارک ایام میں اللہ تعالےٰ بندے کے قریب ہو جاتا ہے ۔ اور اس کی تڑپ اور اضطراب کی دعاؤں کو سنتا اور ان کو شرف قبولیت بخشتا ہے ۔

۱۳ ۔ افطاری کے متعلق بعض لوگ تکلفات سے کام لیتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ افطاری کے لئے کوئی تکلفات نہ کرتے تھے ۔ کوئی کھجور سے ، کوئی نمک سے کوئی پانی سے اور بعض روٹی سے روزہ افطار کرتے تھے ۔ ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم پھر صحابہؓ کے طریق کو جاری کریں ۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی حقیقی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق بخشے آمین ۔

ولادت مکرم میاں عبدالحفیظ صاحب مینجر اخبار بدر کو ۷ جنوری کی درمیانی شب کو لڑکا عطا فرمایا ہے یہ ان کا چوتھا بچہ ہے احباب کرام نومولود کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا فرماویں (ادارہ)